REGD NO. P. 67

رجسٹرڈ نمبر ۶۷

اخبارِ احمدیہ قادیان ۱۱ اگست ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں الفضل مورخہ ۹ اگست میں شائع شدہ ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ

"ہلکا نزلہ ہے اور حرارت بھی ہے ۔ ویسے عام طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ بہتر ہے"

احباب کرام اپنے پیارے آقا کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے شافی مطلق کے حضور متواتر درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۱۱ اگست حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں

الحمد للہ۔

داوی پونچھ میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ پیشوایان مذاہب

جملہ برادرانِ وطن کو بلا لحاظ مذہب و بذریعہ اعلان ہٰذا آگاہ کیا جاتا ہے کہ مورخہ

۲۱ - ۲۲ - ۲۳ اگست

کو احمدیہ بلڈنگ پونچھ میں پیشوایان مذاہب کا جلسہ منعقد ہوگا ۔ جس میں ہر مذہب اور فرقہ کے مقررین اپنے اپنے پیشواؤں کی فضیلت بیان کریں گے ۔ احباب مقررہ تاریخوں پر تشریف لاکر اللہ تعالیٰ کے برگزیدوں کی سیرت پر لیکچر سن کر مستفید ہوں

الداعی ۔ صدر جماعت احمدیہ پونچھ

رینجر ہفتم کی کامیاب پرواز اور قرآن مجید کی پیشگوئیاں

از محترم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن ۔ بمبئی

امریکہ سے یہ امید افزا خبر آئی ہے کہ رینجر ہفتم نامی خلائی جہاز ٹھیک اندازے اور نشانے کے مطابق ۳۱ جولائی کو چاند سے جا ٹکرایا۔ اس نے ٹکرانے سے پہلے چاند کے چار ہزار فوٹو زمین پر بھیجے ۔ اس جہاز میں چھ ٹیلیویژن کیمرے لگے تھے ۔ ان میں سے دو بڑے اینگلس والے کیمرے اس وقت فوٹو لینے لگے جب خلائی جہاز چاند سے تیرہ سو میل کے فاصلے پر تھا ۔ تین منٹوں کے بعد جب جہاز چاند سے ۰۰ ۹ میل کے فاصلے پر رہ گیا تو دوسرے چاروں کیمرے بھی کام کرنے لگے ۔ اور فلوریڈا کے کنٹرول سنٹر میں دو لاکھ اکتیس ہزار میل کی دوری سے دھڑا دھڑ فوٹو آنے لگے ۔ اور اس سے ایک سیکنڈ پہلے کہ جہاز چاند سے ٹکرائے فوٹو آتے رہے ۔ یعنی یہ فوٹو دور سے بھی لئے گئے اور نزدیک سے بھی ۔ آخری فوٹو ایک ہزار فٹ کے فاصلہ پر سے لیا گیا ۔ یہ چاند کے ایک سو فٹ ٹکڑے کا فوٹو ہے ۔ اس حیرت انگیز کامیابی پر دنیا کے اکثر ممالک نے امریکی حکومت اور امریکی سائنس دانوں کو مبارکباد دی ہے

رینجر ششم و پنجم امریکی سائنسدان مسلسل دو سالوں سے چاند کے متعلق ٹھوس اور صحیح معلومات حاصل کرنے کی کوشش میں لگے ہیں ۔ گزشتہ فروری کو بھی امریکہ کے خلائی اسٹیشن سے اسی قسم کا ایک جہاز رینجر ششم چاند کے فوٹو لینے کے لئے بھیجا گیا تھا مگر بدقسمتی کہ جب یہ جہاز فوٹو لینے کی پوزیشن میں آیا تو اس کے سارے ٹیلیویژن کیمرے خراب ہو گئے ۔ یہ جہاز بھی چاند سے ٹکرایا مگر فوٹو حاصل کرنے کی تمام کوششیں اکارت چلی گئیں ۔

اس سے پہلے بھی ۲۶ اپریل ۱۹۶۲ء کو امریکی سائنسدانوں نے چاند کی بالائی سطح کا فوٹو لینے کے لئے رینجر پنجم نامی خلائی جہاز بھیجا تھا ۔ مگر اس کا بھی یہی حشر ہوا کہ وہ چاند کے نادیدہ حصے سے جا ٹکرایا ۔ مگر فوٹو زمین پر نہ بھیج سکا

اپالو پروجکٹ امریکی سائنس دان جو چاند کے متعلق معلومات فراہم کرنے کی مہم جدوجہد کر رہے ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اپنے "اپالو پروجکٹ" کے ماتحت ۱۹۷۰ء میں تین آدمیوں کو چاند پہ اتارنا چاہتے ہیں ۔ اس کے لئے ہر قسم کی تیاریاں زور و شور سے ہو رہی ہیں ۔ چاند پہ جانے والے مسافروں کو خلائی سفر کی تربیت دی جا رہی ہے ۔ اس سفر کی مشکلات معلوم کی جا رہی ہیں ۔ اور چاند کی طبیعی حالت کا علم حاصل کیا جا رہا ہے ۔

چاند کے طبیعی حالات چاند کے متعلق ابھی تک سائنس دانوں کو جو معلومات ہیں ۔ وہ یہ ہیں کہ چاند پر ہوا نہیں پائی جاتی ۔ وہاں خلا ہی خلا ہے ۔ ہوا نہ ہونے کی باعث درجۂ حرارت بہت زیادہ ہے ۔ اور اندیشہ ہے کہ انسان وہاں پہنچتے ہی گرمی سے جھلس کے مر نہ جائے ۔ چاند کی سطح پر نرم نرم گرد و غبار کی اتنی موٹی تہہ ہے کہ اگر خلائی جہاز وہاں اتار آگیا تو اس کے گرد کی موٹی تہہ میں دھنس جانے کا اندیشہ ہے ۔

پھر یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ

سورج کا طوفان سورج میں جو اکثر بڑے بڑے طوفان آتے رہتے ہیں ۔ اور مدو جزر کی کیفیت پیدا ہوتی رہتی ہے اس کا چاند اور راستے کی تابکاری پر کیا اثر پڑتا ہے ۔

امریکی سائنسدانوں نے یہی معلومات حاصل کرنے کے لئے "رینجر ہفتم" نامی خلائی جہاز چاند کی طرف بھیجا ۔ یہ اس مہم کا پہلا مرحلہ ہے ۔ اس کے بعد اسی قسم کے اور تین خلائی جہاز ۱۹۶۶ء تک بھیجے جائیں گے ۔ اور مختلف قسم کی معلومات حاصل کی جائیں گی ۔

رینجر ہفتم کی رپورٹ ابھی رینجر ہفتم نے جو فوٹو بھیجے ہیں انہیں دیکھ کر سائنسدانوں کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے ۔

اس سے معلوم ہوا کہ چاند پر گرد و غبار کی موٹی تہہ کا جو خیال تھا ۔ وہ غلط ثابت ہوا ۔ چاند کی زمین ٹھوس ہے اور اس پر جہاز اتر سکتا ہے ۔

۱۹۷۰ء میں تین خلابازوں کو چاند پر اتارنے کے لئے چاند کے جس علاقے کا انتخاب کیا گیا ہے ۔ سائنسدانوں کا یہ انتخاب صحیح ہے اس علاقے کو پرانے فلکیوں کی اصطلاح میں بادلوں کا سمندر کہتے ہیں ۔ اس علاقے کی زمین ٹھوس اور ہموار ہے ۔ اس پر جہاز دس میل فی گھنٹے کی رفتار سے اتر سکتا ہے ۔ "رینجر ہفتم" جو چاند سے ٹکرایا یہ اس وقت پانچ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کر رہا تھا ۔ اس کا وزن ۸۰۰ پونڈ تھا ۔ اور لمبائی دس فٹ ۔ یہ سمجھئے کہ چاند میں ... بیٹھ کے ... ہمراہ یہاں ... ہوگا ۔ پھر کہا یہ تو قیاس ہے کہ چاند کے دور سے سر پر بھی چڑھائی کر سکیں ۔

ابھی تک چاند کی اوپری سطح کا حال نامعلوم ہے ۔ چونکہ زمین سے چاند کا صرف نچلا حصہ نظر آتا ہے ۔ ہم یہاں بیٹھ کر اس کا بالائی حصہ نہیں دیکھ سکتے ۔ یہ اپنے مدار و محور پر اسی طرح گھوم رہا ہے جیسے کوئی طشتری لکڑی پر گھمائی جاتی ہے کہ وہ گھومتی بھی رہتی ہے اور اوپر کی سطح اوپر اور نیچے کی سطح نیچے ہی رہتی ہے

چاند پر ہوا نہ ہونے کے باعث بالائی حصے کی طرف چڑھائی آسان ہوگی ۔ وہاں انسان کا وزن ⅙ رہ جائے گا ۔ اور وہ آسانی سے اچھل کود اور نقل و حرکت کر سکے گا ۔

یہ ہے چاند پر چڑھائی کے متعلق انسان کا منصوبہ ۔ اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے سائنسدانوں کو کئی مراحل سے گزرنا ہوگا ہر حال ان کی یہ جدوجہد دیکھنے کے بعد ہمیں پر امید ہو جانا چاہئے ۔ کہ مستقبل قریب میں چاند کا سفر ممکن ہو جائے گا ۔

قرآنی پیشگوئیاں اب میں خلائی پرواز کے اسٹیشن سے نکل کر قرآن کریم کی طرف آتا ہوں ۔ قرآن پاک کی بعض آیات پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مہم اور اس سفر کا اس کتاب الٰہی میں ذکر کیا گیا ہے ۔ اور اس کے مختلف مرحلوں کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے ۔

زمین وسعت پذیر ہے قرآن کریم کے نزدیک یہ زمین وسعت پذیر ہے ۔ اس کی وسعت آہستہ آہستہ دوسرے کرّوں تک پھیل جائے گی ۔ اور ان کرّوں سے زمین کے تعلقات قائم ہو جائیں گے اس نکتے کی طرف ہماری رہنمائی قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات کرتی ہیں ۔ پہلی آیت یہ ہے

ومن آیاتہٖ خلق السمٰوٰت

(باقی صفحہ ۔)

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان ـــــ مورخہ ۱۳ر اگست ۱۹۶۴ء

طلوعِ صبح

یہ داغ داغ اُجالا یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں

ہمارے خوش آیند تصوّرات کی ساری رنگینیاں آج تاریکیوں کے گہرے سایوں کی زد میں ہیں۔

چوالیس کروڑ انسانوں کی عظیم برات اپنے دولہا کی ہمراہی میں سجی سجائی اپنی منزلِ مقصود کی طرف بڑھ رہی تھی۔ منزل کے بلند ترین میناروں کے کنگرے دُور سے نظر آنے لگے تھے۔ کامیابیوں کی دُلہن بنا سنوار کر اور سولہ سنگار کئے اپنے دولہے اور برات کی منتظر تھی۔ شہنائیوں کی آوازیں ہواؤں کے دوش پر سوار ہو کر اور بڑھ بڑھ کر دولہے اور براتیوں کی سمع نوازی کر رہی تھیں۔ قہقہے ہر چہار سمت فضاؤں پر تیرتے پھر رہے تھے مسرتیں اپنے جامے میں پھولے نہ سما رہی تھیں۔ چوالیس کروڑ براتیوں کے لبوں پر تبسّم کی لہریں رقص کر رہی تھیں۔ میں بھی ان براتیوں میں سے ایک تھا۔!

کہ اچانک

یہ منحوس ترین خبر تمام براتیوں میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ کہ دولہا غائب ہو گیا ہے۔ تلاش بے سود تھی۔ دولہا دھند کے اُس پار چلا گیا تھا۔ شہنائیوں کی مدھر آوازیں نوائے ماتم بن گئیں مسرتوں پر اوس پڑ گئی۔

قہقہے آہوں اور سسکیوں میں تبدیل ہو گئے

برات واپس لوٹ آئی۔ غم واندوہ میں ڈوبی ہوئی۔

سترہ سال کے طویل مسرت آگیں اور اُمیدوں اور ولولوں سے پُر سفر کے بعد ـــ یوں معلوم ہوا کہ ہم نے نہایت تیزی کے ساتھ تنزّل کی جو منزلیں ماری تھیں۔ ان جن فرازوں کو طے کیا تھا۔ ان فرازوں نے ہمیں اُٹھا کر تنزّل کی اتھاہ گہرائیوں میں پھینک دیا ہے۔

ہمارے جامے تار تار تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ہمارا لباس کسی نے ہمارے جسموں سے نوچ لیا ہے اور ہم ساری دنیا کے سامنے ننگ دھڑنگ کھڑے ہیں۔ وہ برہنہ جو ہمارے ننگ اور ہماری کمزوریوں کو دنیا کی نگاہوں سے اوجھل رکھتا تھا وہ یکسر غائب ہو چکا تھا۔ سترہ سالہ طویل سفر کی تکان سے ہمارے جسم چُور چُور تھے۔ کسی نے کہا ذرا دیکھو تو

"ہم کہاں ہیں؟"

کوئی جواب نہ ملا!

چوالیس کروڑ زبانیں گنگ تھیں

کُھلی پرتالے لگ چکے تھے۔

ایک دردانگیز آواز اُبھری کسی دوست کو بلاؤ۔ کسی ہمسائے کو پکارو کہ ہماری دستگیری کرے۔ کسی بھائی کو آواز دو کہ وہ ہمارے دُکھ بانٹے"!

دیوار کے اس پار ایک ماں جایا بھائی تھا اسے آواز دی گئی۔ وہ آیا اور دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا سارا جسم دیوار کی اوٹ میں تھا۔ اس کے چہرے پر غصّے اور نفرت کے آثار تھے۔ اس کی آنکھوں میں سُرخ شعلے پتلیوں کی سطح پر تیر رہے تھے۔ اس کی نگاہیں قہر آلود تھیں۔ اس نے چوالیس کروڑ غم کے ماروں کو دیکھا۔ بے رُخی سے آنکھیں پھیر لیں۔ اور دیوار سے ہٹ گیا۔

اس کا ہمارے ساتھ ورثے اور زمین کی تقسیم کا جھگڑا تھا!

ایک اور ہمسائے کو آواز دی گئی۔

وہ بے تحاشا دوڑتا ہوا آیا

لیکن

دیوار سے سر اونچا کر کے وہ خوفناک نظروں سے گھورنے لگا کچھ دیر بڑبڑاتا رہا۔

پھر اس نے ایک بازو ہوا میں لہرایا اس کے ہاتھ میں تلوار تھی جس میں سے خون کے قطرات ٹپک رہے تھے

کسی نے کہا

"یہ تو وہی تھا جس کے ساتھ ہم نے پگڑی تبدیل کی تھی"!

کوئی جواب نہ آیا

سناٹے اور تاریکیوں نے سارے ماحول کو اپنی گرفت میں لے لیا

ایک اور آواز اُبھری

"ذرا اس ہمسائے کو آواز دو جس کے ساتھ ہمارے مذہبی تہذیبی اور سماجی رشتے ہیں۔ اور جس پر ہمارے بے شمار احسانات ہیں"

آواز دی گئی

اس نے سہمی ہوئی دلی سے دیوار پر سے سر نکال کر جھانکا اور کچھوے کی طرح فوراً سر پیچھے کر لیا اور دبک کر بیٹھ رہا۔

کچھ اور ہمسایوں کو آوازیں دی گئیں

لیکن مقدر کی تاریکیوں میں سائے بھی ساتھ چھوڑ جاتے ہیں!

کچھ دانش وروں نے کہا

چھوڑو ان مطلب پرستوں کو۔ آؤ اپنے مسائل سوچیں

وہ سر جوڑ کر بیٹھ گئے۔

برات منتشر ہو گئی۔ لوگ اپنے اپنے کام میں لگ گئے۔

دانشور بیٹھے مسائل کی اُلجھنیں دُور کر رہے تھے کہ

ایک طرف سے شور و غل کی آوازیں سنائی دیں۔

شور بڑھتا چلا گیا۔

کئی اطراف میں ہلڑ بازی شروع ہو گئی دانۂ گندم کو۔ چھونے کے جرم میں جنت سے نکلا ہوا انسان دانۂ گندم کے لئے ترس رہا تھا۔ بھوکے گروہ دکانوں کے تالے توڑ کر گندم کی جھولیاں بھر کر گٹھڑ بھاگے جا رہے تھے۔ بھوک سے بے تاب بپھرے ہوئے انسان غلّے کے آہنی اور سنگین گوداموں کو توڑ کر گندم اُٹھائے سرپٹ دوڑے جا رہے تھے۔ مہذّب انسان کو جو بے شکمی نے بیتاب کر دیا تھا، اور وہ بڑی بڑی منڈیوں کو لُوٹنے پر دوڑ اُٹھا۔

ہر چہار طرف ایک افراتفری تھی مختلف قسم کی افراتفریاں تھیں۔ کہیں فرقہ پرستی کا عفریت اپنے خون آلود جبڑے کھولے انسانیت کو نگل لینے کے لئے پھنکارتا ہُوا بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ کہیں علیحدگی پسندی کے جراثیم کے گٹھڑ اُٹھائے گروہ در گروہ انسان نکل کھڑے ہوئے تھے تا اس مرض کو زیادہ سے زیادہ حلقوں میں پھیلایا جا سکے۔ کہیں دیو ہیکل مہنگائی کے روپ میں جلوہ فرما تھا۔ کہیں سمگلنگ کی کدالوں سے ملک کی بنیادیں توڑی جا رہی تھیں۔ اور کہیں کرپشن نہنگِ اجل بن کر مسؤلوں کے مدبروں کو ڈس رہی تھی۔ ایک دردناک منظر تھا۔ جو حدِ نگاہ تک پھیلا ہوا تھا۔

دانش در بدحواس تھے کہ اس سب کا مداوا کیا ہے

ایک نے کہا

"کوئی ہے جو اس جادوگر کو ڈھونڈ کر لائے جو اپنے سحرِ خطابت سے مجمعوں پر چھا جایا کرتا تھا۔ جو اپنے مسمریزم کے زور سے کروڑوں دلوں کو اپنی مرضی کے تابع کر لیا کرتا تھا"!

دوسرے نے کہا

"وہ تو دُھند سے اُس پار چلا گیا جہاں سے کبھی کوئی واپس نہیں آیا"۔

دانشوروں کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔

وہ سر نہوڑائے بیٹھ گئے

ان کے مغموم چہروں پر سراسیمگی کے نشانات تھے۔ اور

۱۵ر اگست ۱۹۶۴ء کی صبح طلوع ہو رہی تھی!!!

(ف۔ ا۔ گ)

چندہ تحریکِ جدید

"یاد رکھو! جنہوں نے آج کوتاہی کی ہو گی جنہوں نے آج اپنی قربانیوں میں کمزوری اور سُستی دکھائی ہو گی جنہوں نے آج وعدہ پورا کرنے میں بے توجہی اور لاپرواہی اختیار کی ہو گی ان کا کل ان کو اس کی نیکی کے راستے سے اور زیادہ دور لے جانیوالا ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے تو کرے ورنہ ظاہری حالات کے لحاظ سے انکی ایمانی حالت خطرناک ہو گی پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ گو سال کا زیادہ عرصہ گذر گیا۔ مگر اب بھی لوگ اگر شہیدوں میں شامل ہونیکا موقعہ ہے"۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

تحریکِ جدید کے وعدوں کو پورا کرنے کا آخری وقت سر پر آ گیا ہے۔ جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدے ادا نہیں کئے وہ حضور کے ارشاد کو بغور پڑھیں اور جلد از جلد اپنے وعدہ کی رقم بھجوا دیں۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

احبابِ جماعت کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

میں جماعتوں کے امراء، پریذیڈنٹوں اور مربیانِ سلسلہ کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ غیر موصی اصحاب کو وصیت کرنے (اور) موصی اصحاب کو اپنی قربانیوں میں اور بھی اضافہ کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہیں

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ　نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

برادران جماعت۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت وصیت کا نظام قائم فرمایا تھا اور جماعت کے دوستوں کو ہدایت فرمائی تھی کہ وہ اشاعتِ اسلام کے لئے اپنے مالوں اور جائدادوں کو اُس کی راہ میں پیش کریں۔ تاکہ انہیں مرنے کے بعد حقیقی زندگی حاصل ہو۔ اور اس تحریک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک ہزاروں لوگ حصہ لے چکے ہیں مگر ابھی ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی بھی پائی جاتی ہے جنہوں نے وصیت نہیں کی اور یہ ایک افسوسناک امر ہے۔ میں اس پیغام کے ذریعہ تمام جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹوں اور مربیانِ سلسلہ کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ غیر موصی اصحاب کو وصیت کرنے اور موصی اصحاب کو اپنی قربانیوں میں اور اضافہ کرنے کی طرف بار بار توجہ دلاتے رہیں۔ اگر ہر وصیت کرنے والا کم از کم ایک نئے شخص سے ہی وصیت کروانے میں کامیاب ہو جائے تو ہمارے بجٹ میں ہزاروں لاکھوں روپیہ کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ اور اگر امراء اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سلسلہ کے مربی بھی اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں تو چند دنوں میں ہی سلسلہ کی مالی حالت میں غیر معمولی ترقی ہو سکتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جو دوست ابھی موصی نہیں وہ وصیت کرنے اور موصی اصحاب دوسروں سے زیادہ سے زیادہ وصیت کروانے کی خاص طور پر کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنے فرائض کے سمجھنے اور اس نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی توفیق بخشے جو اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد ۱۹۶۱-۱۲-۵

آہ! محترم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب رضی اللہ عنہ یادگیری

از مکرم نعمت اللہ صاحب انور غوری یادگیر

انتہائی کرب والم سے یہ اندوہناک اطلاع احباب تک پہنچائی جارہی ہے کہ احمدیت کے موتی اور مخلص خادم محترم حضرت سیٹھ محمد عبد الحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر ابن الحاج حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مورخہ ۲ راگست ۱۹۶۴ء بروز اتوار ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کو کئی سال سے مرض دمہ لاحق تھا۔ بارش اور سردی کے موسم میں مرض شدت اختیار کر جاتا۔ آپ قریباً ایک ماہ قبل بغرض علاج حیدرآباد تشریف لے گئے تھے۔ علاج معالجہ سے بفضل خدا طبیعت معمول پر آگئی تھی۔ اچانک ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب کو ۱۰½ بجے تک دوست احباب سے بات کرتے رہے۔ اس کے بعد آرام فرمانے بستر پر چلے گئے۔ یکایک ۱۱½ بجے نیند سے بیدار ہو کر فرمانے لگے کہ سینے میں شدت کے ساتھ تکلیف محسوس ہورہی ہے اور بڑی بے چینی کا اظہار فرمایا۔ محترم حضرت سیٹھ صاحب کے بڑے فرزند اور دیگر افراد خاندان سبھی جمع ہوگئے۔ ڈاکٹروں کو بلایا گیا۔ دوائی دی گئی۔ کچھ آرام آگیا۔ آپ بستر پر دراز ہوگئے۔ دوبارہ ۲½ بجے شب نیند سے بیدار ہوئے جب الٹی ہی قے ہوئی اور جسم پسینے سے شرابور ہوگیا۔ ڈاکٹروں کو پھر بلایا گیا مزید کچھ دوائیاں اور انجکشن دیئے گئے۔ (انجکشن نیند کا لگایا گیا تھا) آپ سوگئے۔ تیسری دفعہ صبح ۷ بجے بروز اتوار بیدار ہوئے اور بستر پر لیٹے لیٹے ہی ایک قے ہوگئی۔ اس کے بعد غنودگی طاری ہوگئی۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ سیٹھ صاحب موصوف کو دل کا شدید حملہ ہوا ہے۔ رات ابتدائی تکلیف کے وقت ہی آپ نے فرمایا تھا کہ یہ تکلیف مجھے نئی قسم کی معلوم ہوتی ہے۔ آج تک اس طرح کی تکلیف نہیں ہوئی تھی۔ معلوم ایسا پڑتا ہے کہ یہ مجھے لینے کے لئے آئی ہے۔ آخری دفعہ دن کے گیارہ بجے ڈاکٹر آئے۔ اور پوری طرح معائنہ کیا۔ دریافت کرنے پر سیٹھ صاحب نے بتایا کہ سینے میں بہت تکلیف ہے۔ آپ نے اس وقت تک اچھی طرح بات چیت کی۔ دن کے سوا بارہ بجے محترم حضرت سیٹھ صاحب موصوف نے بستر پر لیٹے لیٹے آہستہ سے رضائی اپنے اوپر کھینچ لی۔ پانچ دس منٹ بعد وہ ایک لمبی سانسیں زور سے لیں اور حرکت قلب ہمیشہ کے لئے بند ہوگئی۔ اس طرح آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

وفات سے کچھ دن ہی قبل محترم سیٹھ صاحب موصوف نے ایک منذر خواب دیکھی تھی۔ جس کا انہوں نے محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل سے ذکر کیا تھا۔ اور صرف اس قدر بتایا تھا کہ اس خواب کا تعلق "جماعت کے کسی فرد سے ہے یا شاید میرے ساتھ ہے"۔

یادگیر فون پر یہ المناک خبر ملتے ہی خاندان کے چار پانچ افراد بذریعہ موٹر حیدرآباد روانہ ہوگئے۔ اتوار اور پیر کی درمیانی شب کو ۹½ بجے حیدرآباد میں ایک کثیر تعداد کے ساتھ امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدرآباد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حیدرآباد سے جنازہ بذریعہ موٹر یادگیر لایا گیا۔ بروز پیر صبح صبح جنازہ یادگیر پہنچا۔ خبر ملتے ہی لوگوں کا اژدحام اپنے محسن کا آخری دیدار کرنے کے لئے جمع ہوگیا۔ انتقال کے بعد ۲۲، ۲۳ گھنٹے گذرنے کے باوجود سیٹھ صاحب موصوف کے چہرہ پر وہی رونق تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ ابھی ابھی لیٹے ہیں۔ نورانی مسکراتا ہوا چہرہ احباب کو شدتِ جذبات میں بے اختیار کرتا جاتا تھا۔ دن کے گیارہ بجے مسجد احمدیہ یادگیر کے میدان میں محترم سیٹھ صاحب موصوف کے چھوٹے بھائی سیٹھ محمد الیاس صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مردوں کی تعداد کثیر سے میدان بھر گیا تھا۔

مناظرۂ یادگیر کے بعد شدید مخالفت کے باوجود مردوں کے علاوہ عورتوں کا بے پناہ ہجوم تھا۔ عورتیں بھی نماز جنازہ میں شریک ہوئیں جن کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ نماز جنازہ کے بعد جنازہ کو یادگیر کے بڑے بازار سے ہوتے ہوئے ہزاروں افراد نے بلحاظ مذہب وملت اشکبار آنکھوں کے ساتھ احمدیہ قبرستان پہنچایا۔ رستے میں عورتوں اور مردوں نے اپنے اپنے مکانوں کی چھتوں اور دکانوں کے چبوتروں پر کھڑے ہو کر اپنے عزیز محسن کے جنازہ کا انتہائی افسوس کے ساتھ نظارہ کیا۔ اس سانحۂ جانکاہ کی وجہ سے یادگیر کا اڑت بازار اور تمام بیڑی سازی کے کارخانے بند رہے۔

چونکہ محترم حضرت سیٹھ صاحب موصی تھے اس لئے احمدیہ قبرستان میں آپ کو امانتاً دفن کیا گیا۔ بعد تدفین ایک کثیر تعداد نے لمبی دعا کے بعد افسردہ دلوں اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ اپنے محسن کو آخری بار الوداع کہا۔ اور ۳ بجے دوپہر انتہائی رنج والم کی حالت میں واپس ہوئے۔

محترم سیٹھ صاحب کی عمر تقریباً ۶۴ سال تھی۔ آپ بڑے ہی نیک، متقی انسان تھے۔ نماز باجماعت کے بہت پابند تھے۔ اور دوسروں کو بھی سختی سے تاکید فرمایا کرتے تھے۔ تہجد گذار تھے جب بھی صحت اجازت دیتی مسجد میں ہی تہجد ادا فرماتے۔ نمازیں رقت سے ادا کرتے جس کی وجہ سے دوسرے احباب میں بھی رقت پیدا ہوجایا کرتی تھی۔ جماعت کی تربیت کا ہمیشہ خیال رکھتے۔ حتیٰ کہ جب آپ یادگیر سے باہر جاتے اُس وقت بھی آپ کو جماعت کی فکر دامنگیر رہتی۔ وہاں سے بذریعہ خطوط جماعت کی کیفیت دریافت کیا کرتے اور ضروری ہدایات سے مستفیض فرمایا کرتے تھے۔ ابھی چند روز قبل آپ کی غیر حاضری میں جماعت احمدیہ یادگیر نے ہیضہ کی وبا کے موقعہ پر خدمتِ خلق کا شاندار مظاہرہ کیا۔ جس کی تفصیلات محترم سیٹھ صاحب کو بھجوائے جانے پر موصوف نے انتہائی مسرت کا اظہار فرمایا۔ اور افراد خاندان اور جماعت کے لئے بڑی دعائیں کیں۔ اور ساتھ ساتھ ضروری امور سے مطلع فرماتے رہے۔ جماعت کے ہر چھوٹے بڑے سے بڑی ہی محبت اور پیار اور انکساری سے پیش آتے۔ آپ ... نہایت ہی منکسر المزاج اور مہمان نواز واقع ہوئے تھے طبیعت میں سادگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ہمیشہ خاندان کے افراد کو سادہ زندگی بسر کرنے کی تلقین کیا کرتے اور فرمایا کرتے کہ اپنی خواہشات کو دین کی خاطر قربان کرتے زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین میں اپنا مال خرچ کرو۔ سلسلہ کے کارکنوں کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اور اُن کی بڑی عزت وتکریم کیا کرتے تھے۔ اور جماعت کو بھی تلقین کیا کرتے کہ سلسلہ کے کارکنوں کے ساتھ عزت وعقیدت کے ساتھ پیش آویں۔ مالی جہاد میں ہمیشہ السابقون الاولون میں رہتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے بڑی کثرت سے دعائیں کرتے رہتے۔ اور ہر موقعہ پر صدقات میں پیش پیش رہتے اور پوشیدہ طور پر مستحقین کو مالی امداد بھی دیا کرتے۔ انہی بیشمار خوبیوں کی وجہ سے ہر آدمی اُن نیکیوں کو یاد کرکے دلی جذبات کو آنسوؤں کی شکل میں بہا رہا تھا۔ آپ نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے تین لڑکیاں اور اہلیہ محترمہ کو یادگار چھوڑا ہے۔ لڑکوں میں سے بڑے لڑکے عزیزم سیٹھ محمد عبد اللطیف صاحب شادی شدہ ہیں۔ اور لڑکیوں میں دو لڑکیاں بیاہی ہوئی ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ صحابہ کرام۔ درویشانِ قادیان اور احباب جماعت دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ محترم حضرت سیٹھ صاحب موصوف کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور آپ کو خاص مقامِ قرب سے نوازے۔ (آمین) اور آپ کے پسماندگان کو اس صدمۂ عظیم کو صبر جمیل سے برداشت کرنے کی ہمت عطا کرتے ہوئے اُن کا ہر طرح حامی وناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ کے جو افضال وبرکتیں سیٹھ صاحب موصوف کی زندگی میں اُن کے خاندان پر ہوا کرتی تھیں۔ اُن کے بعد بھی اپنے افضال کی بارش سے اُن کے خاندان کو نوازتا رہے۔ اور ہم کو اور تمام آنے والی نسلوں کو توفیق دے کہ وہ بھی آپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی خدمت کا فریضہ اُسی طرح دیوانہ وار ادا کریں۔ جس طرح محترم حضرت سیٹھ صاحب موصوف نے ادا کیا (آمین)۔

ع

ایمکہ خدا بر تربتِ اُو بارشِ رحمت ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

پنجاب گورنمنٹ کے وزیر اعلیٰ، وزیر داخلہ اور وزیر تعلیم سے مرکزی وفد کی ملاقات

۱۳ رجولائی۔ ایک روز قبل جناب سردار دربارہ سنگھ صاحب وزیر داخلہ گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے ٹیلیفون پر یہ اطلاع ملی تھی کہ جماعت احمدیہ کا ایک وفد ان سے لدھیانہ میں ملاقات کرے۔ چنانچہ قادیان سے مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ، مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال اور مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نائب ناظر امور عامہ پر مشتمل وفد اسی روز بعد دوپہر بذریعہ کار لدھیانہ روانہ ہوگیا۔ وہاں پر اس مرکزی وفد کے ممبران نے شری رام کشن صاحب وزیر اعلیٰ، سردار دربارہ سنگھ صاحب وزیر داخلہ اور شری پربودھ چندر صاحب وزیر تعلیم پنجاب گورنمنٹ سے ملاقات کی اور ان وزراء کے ساتھ جماعتی امور کے بارہ میں تبادلۂ خیالات ہوا۔ انہوں نے بڑی ہمدردی اور توجہ کے ساتھ جماعتی مشکلات کو سُنا اور ہر طرح ان مشکلات کو دُور کرنے کا یقین دلایا۔ جماعت احمدیہ کے وفد کی طرف سے حکومت کو پورے تعاون کا یقین دلایا گیا۔ بعد ملاقات اسی روز رات کے ۱۲ بجے کے قریب وفد کے اراکین واپس قادیان پہنچ گئے۔ (نامہ نگار)

تسخیر قمر کی کامیاب پرواز اور قرآن مجید کی پیشگوئیاں

(بقیہ صفحہ اول)

ومن آیاتہ خلق السموات والارض وما بث فیھما من دابۃ وھو علیٰ جمعھم اذا یشاء قدیر (۴۲/۲۵)

ترجمہ :- اور اللہ تعالیٰ کے نشانات میں آسمانوں اور زمین کی پیدائش ہے اور وہ جاندار جو ان کُرّوں پر آباد ہیں ۔ اور جب وہ چاہے ان تمام جانداروں کو اکٹھا کرنے پر قادر ہے

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے علاوہ فضا کے دوسرے کُرّوں میں بھی جاندار پائے جاتے ہیں ۔ اور مشیت الٰہی میں کوئی ایسا وقت مقرر ہے جب وہ تمام کُرّوں کے جانداروں کے درمیان آمد و رفت کے وسائل پیدا کر دے گا ۔

دوسری آیت یہ ہے

واذا الارض مدت (۸۴/۴)

(وہ وقت یاد کرو) جب زمین کی پہنائی دراز کر دی جائے گی ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان آیات کو دوسرے کُرّوں سے تعلقات قائم ہونے کی پیشگوئی قرار دیا ہے ۔

مسئلہ آبادکاری رہ گیا یہ سوال کہ کیا دوسرے کُرّے بھی انسان کی رہائش کے قابل ہیں ؟ تو واضح رہے کہ ہر وہ کُرّہ جہاں پانی ہوگا ۔ اور ہوا ہوگی ۔ ہم اس پر رہائش پذیر ہو سکیں گے ۔ پانی ہماری زندگی کے لئے ضروری ہے اور ہوا کا غلاف تابکاری کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتا ہے ۔ چاند کا سفر تو ایک آزمائشی سفر ہے ۔ دراصل ہم تو ان کُرّوں میں جانا چاہتے ہیں جہاں زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں ۔ مریخ ستارے کا انہیں کُرّوں میں شمار ہوتا ہے ۔ وہاں برف کے تودے ۔ پانی کی نہریں اور زندگی کے آثار دیکھے گئے ہیں ۔

رب الارضین یہ خیال کہ دوسرے کُرّوں میں بھی زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں ۔ اس خیال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی ایک دعا سے بھی تقویت پہنچتی ہے ۔ آپ نے حضرت خالد بن ولید کو سونے سے پہلے یہ دعا کرنے کی تعلیم دی ۔

اللّٰھم رب السموات السبع وما اظلت ورب الارضین وما اقلت

ترجمہ :- اے اللہ ساتوں آسمانوں اور زمینوں کے پروردگار جو کچھ کہ ان آسمانوں اور زمینوں پر ہے ۔

یہ حدیث صاحب مشکوٰۃ نے ترمذی شریف کے حوالہ سے کتاب الدعوات باب فی ما یقول عند الصباح والمساء والمنام " میں نقل کی ہے ۔ اس دعا میں ارض کی بجائے " ارضین " کا لفظ ہے ۔ جو ارض کی جمع ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علم میں اس زمین کے علاوہ اور بھی متعدد ایسے کُرّے ہیں جو قابل رہائش ہیں ۔ اور حکماً ان پر بھی زمین کا اطلاق صادق آتا ہے ۔

مریخ ستارہ نجوم فلکی مریخ کا ایسے ہی کُرّے میں شمار کرتے ہیں اور امریکی سائنسدان مریخ پر بھی خلائی جہاز بھیجنے کی تیاری کر رہے ہیں ۔

سورہ جن کی پیشگوئی ان آیات کریمہ اور دعا کے علاوہ قرآن مجید کی سورہ جن میں راکٹ سازی اور خلا بازی کے دو مرحلوں کا ذکر آتا ہے ۔ پہلے مرحلے میں یہ سفر خطرناک معلوم ہوتا ہے ۔ لیکن اس کے بعد سائنسدان اس منصوبے میں اور ترقی کر لیتے ہیں ۔ اور خلائی سفر نسبتاً محفوظ ہو جاتا ہے

خلائی مہم کا آغاز قرآن کریم کی پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ ۴ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو روسی سائنسدانوں نے پہلا مصنوعی سیارہ فضا میں داغا ۔ پھر اس کے بعد امریکہ نے بھی خلا بازی کی مہم شروع کی ۔ اس دور میں مصنوعی سیارے کے ذریعہ صرف پانچ سو میل کی بلندی تک کے کچھ حالات معلوم ہوئے ۔ پرواز کے اس ابتدائی دور میں مختلف قسم کے خدشات کا اظہار کیا گیا ۔ جیسے تابکاری ذرات ۔ اور شہاب ثاقب کے ان گنت ٹکڑے ۔ اس دور کی رپورٹوں سے فضائی سفر بڑا پُر خطر معلوم ہوتا تھا ۔ مگر یہ بہت جلد ختم ہو گیا سائنس دانوں نے اس صنعت میں اور ترقی کی اور جلد ہی پرواز کا رُخ چاند کی طرف موڑ دیا گیا ۔

اس مہم میں بھی پہلی مہم کی طرح پہل روسی سائنس دانوں نے ہی کی ۔ اور ۱۳ ستمبر ۱۹۵۹ء کو اپنا راکٹ چاند سے ٹکرا دیا ۔ ٹھیک اسی دن جس دن مسٹر خروشچیف کا بحری جہاز امریکہ کے ساحل پر لنگر انداز ہوا ۔ انہوں نے روسی سائنسدانوں کے اس عظیم کارنامہ پر اہل امریکہ کے سامنے غرور و تمکنت سے اپنی گردن اونچی کی ۔ اس وقت یہ کامیابی روس کی ایسی زبردست فتح سمجھی گئی کہ مسٹر خروشچیف نے یو ۔ این کے جنرل اسمبلی کے اجلاس میں اسی کے بل بوتے پر ایک عجیب دھاندلی مچا دی ۔

بے بی پلانٹ امریکہ جس کے وقار کو روسی سائنسدانوں کی اس کامیابی سے زبردست صدمہ پہنچا تھا ۔ اس نے اب دوسرا منصوبہ بنایا اور " بے بی پلانٹ " نام کا ایک مصنوعی سیارہ " زہرہ ستارے " کی طرف روانہ کیا ۔ یہ ستارہ ہماری زمین سے دو کروڑ ۲۲ لاکھ ، ۸ ہزار میل دور ہے اس ستارے کی طرف مصنوعی سیارہ بھیجنے سے امریکی سائنس دانوں کی اولوالعزمی ضرور ثابت ہوئی ۔ مگر پروپیگنڈے کے میدان میں چاند زہرہ سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے ۔ زہرہ کو تو بہت کم لوگ جانتے ہیں لیکن چاند کو کسان ، شعراء اور فلکی سبھی جانتے اور پہچانتے چلے آ رہے ہیں ۔

خلا باز کی مدار میں گردش روسی سائنس دانوں نے اس کے بعد ایک اور مہم میں سبقت کی ۔ وہ یہ کہ اپنے خلا بازوں کو زمین کے مدار میں دو سو اور ڈھائی سو میل کی بلندی پر زمین کے گرد گھمایا ۔ اگرچہ اس کے بعد ہی امریکی خلا باز بھی زمین کے مدار پر پہنچ گئے ۔ مگر اس میدان میں امریکہ نے ایک ایسا کارنامہ انجام دیا ۔ جس کی طرف روسیوں نے ابھی تک توجہ نہیں کی ۔ انہوں نے ڈھائی سو میل کی بلندی سے " فدر آرٹن ہاور " کا ریکارڈ کیا ہوا ایک پیغام مصنوعی سیارے کے ذریعہ زمین والوں کو سنایا ۔ سورہ جن کی آیت انا کنا نقعد منھا مقاعد للسمع " کی تفسیر کے لئے یہ ریڈیائی پیغام بہت موزوں معلوم ہوتا ہے ۔

غرض سورۂ جن میں خلائی پرواز کے ان دونوں مدارج کا ذکر پایا جاتا ہے ۔ پہلے دور میں ان کو خلائی سفر دشوار گذار معلوم ہوتا ہے ۔ اور کہتے ہیں کہ " انا لمسنا السماء فوجدناھا ملئت حرسا شدیدا و شھبا " یعنی آسمانی سفر تو بے شمار خطرات سے بھرا ہوا ہے ۔

لیکن جب دوسرا دور آتا ہے تو وہ اس پرواز کے مخدوش ہونے کا ذکر نہیں کرتے ۔ وہ اپنی ترقیات کا ذکر کرتے ہیں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خلائی اسٹیشنوں پر بیٹھے ریڈیائی لہروں کے ذریعہ اہل زمین سے باتیں کر رہے ہیں ۔ مگر تھوڑے ہی دنوں کے بعد ان کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی طاقت ان ریڈیائی رو ابطہ میں خلل پیدا کر رہی ہے ۔ اور یہ خلل فضائی تغیرات کے باعث نہیں بلکہ زمینی فسادات کے باعث رونما ہو رہا ہے وہ تو خلائی مہم سر کرنے میں لگے ہیں ۔ ادھر زمین کا یہ حال ہے کہ ہر طرف فسادات کی آگ بھڑک رہی ہے ۔ جنوبی و شمالی ویٹ نام کی جنگ ہے ۔ عرب اسرائیل کا مسئلہ ہے ۔ جنوبی رہوڈیشیا کا مسئلہ ہے کشمیر کا مسئلہ پیچیدہ ہو گیا ہے ۔ انڈونیشیا ملائیشیا کا اختلاف ہے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ اس لئے یہ سائنسدان محسوس کر رہے ہیں کہ ہماری سائنسی ترقی راہ میں خطرے ہیں ۔ اور نہیں کہہ سکتے کہ ان کوششوں کا نتیجہ کیا ظاہر ہونے والی ہے ۔

سورۂ رحمان کی پیشگوئی سورۂ رحمان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رفتہ رفتہ راکٹ سازی و خلا بازی کی یہ مہم اتنی عام ہو جائے گی کہ روس و امریکہ کے علاوہ ایشیا کے بہت سے ممالک بھی اس میں حصہ لینے لگیں گے ۔ اس سورہ میں خلائی پرواز کے لئے " جن و انس " کی مشترکہ کوشش کا ذکر کیا گیا ہے ۔ ذرا اس آیت پر غور کیجئے

یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا ، لا تنفذون الا بسلطان

اے جنو اور انسو ! اگر تم زمین و آسمان کی حدود سے نکلنا چاہتے ہو تو نکلو ، تم ان حدود سے تو نکل جاؤ گے مگر میری بادشاہت سے نہیں نکل سکو گے ۔

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خلائی مہم میں کوئی منکرِ خدا طاقت ہی پیش پیش ہو گی

ایشیائی ممالک اس پیشگوئی کے مطابق اب خلائی مہمات میں ایشیا کے کئی ممالک بھی حصہ لے رہے ہیں ۔ جیسے اسرائیل ، جاپان اور پاکستان ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کرچانا پر بھی جانے کی کوشش کر رہا ہے ہندوستان ، چین بھی اس قابل ہیں کہ راکٹ سازی کی صنعت میں حصہ لے سکیں ۔ مگر بعض ناسازگار حالات کے باعث ابھی تک ان دونوں ملکوں نے اس صنعت میں حصہ نہیں لیا ۔

غرض " رہبر اعظم " نے یہ حقیقت واضح کر دی کہ اہل زمین کا دوسرے کُرّوں سے تعلق پیدا کرنا ناممکن نہیں ۔ اگر زمین پر ایٹمی جنگ نہ چھڑے اور موجودہ تہذیب تباہ نہ ہو تو سائنس دان اپنی کوششوں کے ذریعہ دوسرے کُرّوں سے تعلقات قائم کر لیں گے ۔ (بشکریہ مشعل راہ ثقافتیہ ؟)

سائنس کی دنیا

چاند کی سطح کے متعلق رینجر کے انکشافات

امریکہ کے نارکیہ خلائی جہاز رینجر ۷ نے چاند کی جو تصویریں بھیجی ہیں اُن سے پتہ چلا ہے کہ چاند کے چپٹے علاقے کافی ہموار ہیں اور وہ اس حد تک سخت ہیں کہ انسان سلامتی کے ساتھ وہاں اُتر سکے۔

چپٹے علاقے یا "میریا" اگرچہ متعدد چھوٹے چھوٹے گڑھوں سے اَٹے ہوئے ہیں۔ تاہم غالباً انسان کو سلامتی سے اتارنے کے لئے نہایت موزوں ہیں۔

امریکی خلائی ایجنسی کے افسروں کا بیان ہے کہ چاند کی قریب سے لی گئی اولین تصویروں کے بارے میں سائنسدانوں کی یہ ابتدائی تشریح انسان کو چاند پر اُتارنے کے متعلق اپالو پروگرام کے سلسلے میں رینجر ۷ کا اہم ترین نتیجہ ہے۔

ہیئت دانوں کا بیان ہے کہ بڑی سائنسی دریافت سینکڑوں چھوٹے چھوٹے "ثانوی گڑھے" ہیں۔ یہ ایک ایسی دریافت ہے جس کا پہلے اندازہ ہوگیا تھا لیکن گذشتہ جمعرات کو رینجر کے کارنمایاں دکھانے سے پہلے انکشاف نہیں ہُوا تھا۔ خلائی جہاز کے ٹکرانے سے پہلے جو آخری تصویر لی گئی تھی اس سے حلقہ دار گڑھوں کا پتہ چلا ہے جو ایک سرے سے دوسرے سرے تک صرف تین فٹ تک (ایک میٹر) اور ڈیڑھ فٹ (نصف میٹر) گہرے ہیں۔

ڈاکٹر ہومر ای۔ نیویل نے منیجر دار کو وائٹ ہاؤس کی ایک خصوصی تقریب میں صدر جانسن کو بتایا کہ وہاں "مٹی" کی کوئی ایسی گہری تہہ نہیں ہے جس سے چاند پر اُترنے والے انسان کو کوئی خطرہ پیدا ہو۔

قومی فضائی و خلائی ادارہ (ناسا) کے اعلیٰ خلائی سائنسدان ڈاکٹر نیویل نے صدر کو بتایا کہ تصویروں کی تشریح سے پتہ چلا ہے کہ چاند کی نرم سام دار بالائی سطح پر صرف ایک انچ سے ایک فٹ گہری ہے۔

چاند پر اُترنے والا تین بیٹھے کا جہاز اپالو خلائی جہاز سے الگ ہو جائے گا۔ چاند ایک فٹ ریت میں پانچ درجے کے خم پر آہستگی سے اُترے گا۔

بعض سائنسی حلقوں میں یہ نظریہ پایا جاتا تھا کہ ممکن ہے کہ چاند کی سطح اتنی "نرم" ملائم ہو کہ وہ اُترنے والے جہاز کو ہی نگل لے۔ تاہم رینجر ۷ کی تصویروں نے مسئلہ کو مکمل طور پر حل نہیں کیا کہ چاند کی پرت کس قدر سخت ہے۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے سروے کی تصویروں کا مزید تحقیق درکار ہوگا۔ آئندہ دو برسوں میں غیر انسان بردار خلائی جہاز "سرویئر" کی طرف سے حتمی توثیق درکار ہوگی۔ "سرویئر" چاند پر آلات والے خول اُتاریں گے تاکہ چاند کی پرت کی بناوٹ اور اس کی طاقت کا تعین کیا جائے۔

رینجر ۷ نے چاند کے ایک بڑے "سراب" "بادلوں کے سمندر" میں ٹکرانے سے پہلے آخری ۱۳ منٹوں میں ۶ کیمروں سے ۴۳۱۶ تصویریں اُتاریں۔

خلائی جہاز تین روز تک قریباً اڑھائی لاکھ میل کی اُڑان کرنے کے بعد پہلے سے منتخب کئے ہوئے اپنے ٹارگٹ کے ۱۰ میل کے اندر اندر خشک "سمندر" میں جا ٹکرایا۔

سائنسدانوں نے بادلوں کے سمندر کو نشانہ بنایا کیونکہ اُن کا خیال تھا کہ یہ انسان کو اُتارنے کے لئے ایک صحیح مقام ہوگا۔

خلائی جہاز نے چاند کے متعلق ایک چونکا دینے والا نیا منظر پیش کیا ہے — ایک ایسا منظر جو اس منظر سے بھی ہزار گنا زیادہ مفصل ہے جو دُنیا کی نہایت طاقتور دوربینوں سے پہلے دیکھا گیا تھا۔

چاند کی کھوج سے متعلق اولیں تصویریں زمین پر ریلے ہونے کے ۱۵ گھنٹے بعد ہی نشر دار کو رات گئے پیسیڈینا (کیلیفورنیا) کی جیٹ پروپلشن لیبارٹری نے مشتہر کر دی تھیں۔

ایریزونا یونیورسٹی کے ہیئت دان ڈاکٹر جیرارڈ پی کوپر نے اعلان کیا کہ "جو کچھ حاصل ہوا ہے وہ واقعی قابلِ تعریف ہے"۔ اُنہوں نے کہا کہ چاند کی بہترین تصویریں جو کبھی لی گئی ہیں رینجر کی تصویریں ان کے مقابلے میں تجزیہ میں "انہیں ... انہیں لاکھ گنا بہتر ہیں۔ زمین سے ننگی آنکھ کے ذریعہ ... ۲۴۰ میل کے فاصلہ سے یا بہترین دوربینوں سے ۵۰۰ میل کے فاصلے سے جو کچھ دیکھا جا سکتا ہے وہ اب نصف میل (۰.۸ کلومیٹر) کے فاصلے سے دیکھا گیا ہے۔ آخری تصویر میں ایک ایسی چھوٹی سے چھوٹی تصویر کی تفاصیل دکھائی گئی ہیں جس کا آر پار تین فٹ کا ہو۔

بہترین دوربینوں کی تصویروں سے بھی ان چیزوں کا سراغ نہیں ملتا جن کا قطر قریباً ایک میل (۱.۶ کلومیٹر) سے کم ہو۔ ناسا نے پرواز سے پہلے اعلان کیا تھا کہ ایک چھوٹی سی گاڑی کی ضخامت کی اشیاء کو دیکھا جا سکے گا۔ لیکن اب جو تصویریں موصول ہوئی ہیں وہ ناسا کی اُمید سے بھی بڑھ چڑھ کر ہیں۔

جس تصویر نے تین فٹ (ایک میٹر) تک کے گڑھوں کا عجیب و غریب منظر پیش کیا۔ ڈاکٹر کوپر نے اُسے "خلائی جہاز کا آخری سانس" بتایا۔

یہ آخری تصویر تھی جو لی گئی تھی۔ یہ رینجر کے آخری لمحہ کے اس قدر قریب تھی کہ خلائی جہاز کے قریباً ۶ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چاند سے ٹکرانے سے پہلے تصویر کا صرف آدھا حصہ ہی نشر ہو سکا۔

ڈاکٹر کوپر اور نیلیگ سٹاف (ایریزونا) میں امریکی ارضیاتی سروے کے ڈاکٹر یوجین شومیکر نے واضح کیا کہ ثانوی گڑھے بہت بڑی تعداد میں ان چٹانوں کی وجہ سے بن گئے تھے۔ جو اربوں برس پہلے بڑے بڑے آتش فشانوں کی تشکیل کے وقت تمام اطراف میں شور و شر کے ساتھ بکھر گئی تھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چھوٹے چھوٹے گڑھے خلا سے شہابوں کے چاند سے مسلسل ٹکراؤ سے بن گئے ہوں۔ کیونکہ زمین کے برعکس چاند پر ایسی فضا نہیں ہے جو شہابوں سے اس کی حفاظت کر سکے۔

رینجر ۷ کی تصویروں کے گڑھوں کے کنارے گول معلوم ہوتے ہیں۔ وہ تیز اور نوک دار نہیں ہیں۔ جیسا کہ عام طور پر چاند کی تصویروں میں دکھایا جاتا ہے۔ تاہم دونوں سائنسدانوں کا بیان ہے کہ چاند میں دوسرے گڑھے بھی ہیں۔ جو بظاہر عملِ آتش فشانی سے بنے ہیں۔

(ماخوذ)

قرار دادِ تعزیت

(۱) جماعت احمدیہ یادگیر محترم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ یادگیر (میسور سٹیٹ) و ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی وفات حسرت آیات پر مرحوم کے اہل و عیال خاندان حضرت شیخ حسن صاحب رضی اللہ عنہ سے گہرے رنج و غم، دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ محترم سیٹھ صاحب اپنے والد بزرگوار حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی اللہ عنہ کے نقشِ قدم پر چلنے والے خلف الصدق تھے۔ دائم المریض ہونے کے باوجود لمبے عرصہ سے جماعت کی امارت کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ اپنے والد مرحوم کی وفات کے بعد آپ نے نہ صرف مشترکہ کاروبار کو عمدگی سے سنبھالا بلکہ وسیع خاندان میں درجہ بدرجہ سب کے حقوق اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر ادا کئے جب سب حصہ دار اپنے الگ الگ کاروبار کو سنبھالنے کے قابل ہو گئے تو کاروبار اور جائیداد کی تقسیم بھی ایسے بے لوث انداز سے کی کہ کسی ایک کو بھی شکوہ شکایت کا موقع نہ دیا۔ کاروبار تقسیم ہو جانے کے بعد جن عزیزوں کی حالت نسبتاً کمزور تھی ان کی مسلسل دیکھ بھال نگہبانی و رہنمائی اور ہمدردی کا سلوک ان سے جاری رکھا۔ غرضیکہ مرحوم اپنی جماعت کے اتحاد کا نقطۂ مرکزی بنے رہے۔ ایثار و قربانی اور سادہ زندگی آپ کی زندگی کا عنوان رہا۔ ایسے یکرنگ بزرگ سلسلہ کے مخلص فدائی کی وفات سلسلہ کا بہت بڑا نقصان ہے۔ مولا کریم ان کی جملہ تلافی فرمائے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز ہمیشہ ان کے درجات بلند فرماتا رہے مرحوم کے اہل و عیال اور عزیز و اقارب جملہ متعلقین اور احباب جماعت کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ سب کا ہمیشہ حافظ و ناصر رہے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(۲) یہ بھی طے کیا گیا کہ اس ریزولیوشن کی نقول مرحوم کے رشتہ داروں۔ جماعت احمدیہ یادگیر کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور اخبارات سلسلہ کو بھجوائی جائیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مولوی سید عبد الحکیم صاحب مرحوم ابن مولوی سید عبد الرحیم صاحب کٹکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ محترمہ فالج کے حملہ سے بیمار ہیں۔ نیز سابق امیر صاحبان صوبہ اڑیسہ مکرم مولوی عبد الستار صاحب ایم۔ اے اور مکرم مولوی سید محمد صاحب ابن مولوی سید عبد الرحیم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار رہتے ہیں۔ اور بہت نحیف ہو گئے ہیں۔ نیز مکرم مولوی سید الرحمن صاحب اور مکرم سید حسام الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سونگڑہ اڑیسہ عمر کے تقاضے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں اور علیل بھی رہتے ہیں۔ ان تمام بزرگان کی صحت و سلامتی کے واسطے جملہ بزرگانِ سلسلہ اور جملہ درویشان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ ... خاکسار کا تیسرا لڑکا میاں فضل جلیل اسسٹنٹ پروفیسری کے واسطے کوشاں ہے۔ انکی کامیابی کے واسطے جملہ بزرگان و درویشان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ میاں موصوف کو بہتر ملازمت اور رزق عطا فرمائے۔ اللّٰہم آمین۔ احقر فضل الرحمن عفا عنہ قائمقام امیر اڑیسہ

اسلامی پردہ کی اہمیت

احباب جماعت ہائے ہندوستان توجہ فرمائیں

از محترم ناظر صاحب تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ قادیان

خاص طور پر تقسیم ملک کے بعد زمانہ میں یہ بات محسوس کی جا رہی ہے کہ خصوصاً متمول مسلمان گھرانوں میں بے پردگی کے رجحانات شدت سے پیدا ہو رہے ہیں۔ اور اکثر گھرانے جو تقسیم ملک سے قبل "پردہ" کو اپنی تہذیب کا جزو لازم سمجھتے تھے۔ اب پردہ کو "قدامت پرستی" پر محمول کر رہے ہیں۔ اور پردہ کو عصر حاضر کے تہذیبی و سماجی تقاضوں کے منافی گردانتے ہیں۔۔۔۔ افسوس تو یہ ہے کہ یہ رو عام مسلمانوں تک ہی محدود نہیں بلکہ بعض احمدی گھرانے بھی اس رو میں بہہ گئے ہیں۔ گو کہ وہ علی الاعلان اس رجحان کی حمایت نہیں کرتے۔ پھر بھی جب کبھی اس قسم کے "حالات" سے دوچار ہوتے ہیں۔ تو اس غیر اسلامی روش کو اپنانے میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔ حالانکہ اس موجودہ دور میں جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو اسلامی روایات اور اسلامی تمدن کی امین و علمبردار ہے۔ اور وہ اپنے اعمال و اقوال سے اسلامی شعار و تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ مگر جماعت کے یہ معدودے چند افراد جو خود کو تہذیب نو کے مہذب و ترقی یافتہ انسان سمجھتے ہیں جماعت کے صاف و شفاف دامن پر بدنما داغ ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ جن کو دور کرنا ہر متعلقہ جماعت کا فرض ہے۔ مگر جماعت کے عوام ان کی امارت و نجابت سے اس درجہ مرعوب ہیں کہ ان کو ان کی اس بے راہ روی پر ٹوکنے کی جرأت نہیں کرتے۔ حالانکہ جو اسلامی تعلیم کو اپنانا معیوب سمجھتا ہے وہ جماعت احمدیہ کا فرد کہلانے کا ہی مستحق نہیں۔ لہٰذا ایسے شخص کا لحاظ و پاس کیا معنی؟ اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ میں جماعت کے ایسے افراد کو سختی سے تنبیہ کرتے ہوئے جماعت کے دیگر احباب کو بھی بے پردگی کے رجحانات کے استیصال کی جانب خصوصیت سے توجہ دلائی ہے حضور فرماتے ہیں کہ:-

"پس میں اس خطبہ کے ذریعہ ان لوگوں کو جو اپنی بیویوں کو بے پردہ رکھتے ہیں تنبیہ کرتا ہوں اور انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ باقی احمدی بھی مجرم ہیں۔ کیونکہ محض اس لئے کہ فلاں صاحب بڑے مالدار ہیں اور تم اُن کے ہاں جاتے ہو۔ اُن سے مل کر کھانا کھاتے ہو اور اُن سے دوستی اور محبت کے تعلقات رکھتے ہو۔ تمہارا تو فرض ہے کہ تم ایسے آدمی کو سلام بھی نہ کرو۔ تب بے شک سمجھا جائے گا کہ تم میں غیرت پائی جاتی ہے۔ اور تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت کروانا چاہتے ہو۔ لیکن اگر تم ایسے شخص سے مصافحہ کرتے ہو تو تم بھی ایسے ہی مجرم ہو جیسے وہ ہیں۔ پس آج میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جو لوگ اپنی بیویوں کو بے پردہ باہر لے جاتے ہیں۔ اور مکسڈ پارٹیوں میں شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ اگر وہ احمدی ہیں تو تمہارا فرض ہے کہ تم اُن سے کوئی تعلق نہ رکھو، نہ ان سے مصافحہ کرو، نہ انہیں سلام کرو۔ نہ اُن کی دعوتوں میں جاؤ اور نہ کبھی انہیں دعوت پر بلاؤ۔ تاکہ انہیں محسوس ہو کہ ان کی قوم اس فعل کی وجہ سے انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن اگر تم ایسے لوگوں سے تعلقات رکھتے ہو۔ جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو صرف وہی نہیں بلکہ تم بھی پکڑے جاؤ گے۔ خدا کہے گا کہ ان لوگوں کو تم نے اس گناہ پر دلیری اور جرأت دلائی اور انہوں نے سمجھا کہ ساری قوم ہمارے اس فعل کو پسند کرتی ہے۔"

"پس آئندہ ایسے احمدیوں سے نہ تم نے مصافحہ کرنا ہے۔ نہ انہیں سلام کرنا ہے نہ اُن کی دعوتوں میں جانا ہے۔ نہ اُن کو کبھی دعوت میں بلانا ہے۔ نہ اُن کے پیچھے نماز پڑھنا ہے۔ اور نہ اُن کو جماعت میں کوئی عہدہ دینا ہے۔ بلکہ اگر ہو سکے تو ان کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا۔"

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کو مدنظر رکھتے ہوئے نظارت ہذا جماعت کے افراد سے عموماً اور عہدیداران سے خصوصاً درخواست کرتی ہے کہ وہ جماعت کے اُن افراد سے جو اپنی عورتوں کو بے پردہ رکھتے ہیں کوئی تعلق نہ رکھیں۔ اور نہ صرف تعلق نہ رکھیں بلکہ ان کی اس "غیر اسلامی" روش سے مرکز کو مطلع فرمائیں تاکہ اُن کے خلاف تعزیری کارروائی عمل میں لائی جائے۔

ان کی کہانی اُن کی زبانی

آریہ سماج کا ماضی ـــ اور ـــ حال

آج سے ۷۰ سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آریہ سماج کے متعلق ایک زبردست پیشگوئی فرماتے ہوئے لکھا تھا کہ

"ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہونگے کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لو گے کیونکہ یہ مذہب آریہ کا زمین سے ہے نہ آسمان سے اور زمین کی باتیں پیش کرتا ہے نہ آسمان کی۔" (سنہ ۱۸۹۰ء)

چنانچہ ذیل کا مضمون جو ایک آریہ سماجی کا لکھا ہوا پنجاب کے آریہ سماجی اخبار پرتاپ جالندھر مورخہ ۷ / جولائی سنہ ۱۹۶۴ء میں شائع ہوا ہے وہ حضور علیہ السلام کی پیشگوئی کا واضح ثبوت بہم پہنچاتا ہے۔ پرنسپل رام چندر جاوید ایم۔ اے اپنے مضمون بعنوان "آریہ سماج کیا کرے" میں لکھتے ہیں:-

"جن بھائیوں نے میرا پہلا سلسلہ مضامین "پنجاب کا آریہ سماج" بغور پڑھا ہے۔ وہ میری اس بات کی تصدیق کریں گے کہ انیسویں صدی کی آخری چوتھائی اور بیسویں صدی کی پہلی چوتھائی یعنی لگ بھگ پوری نصف شتابدی سنہ ۱۸۷۷ء سے ۱۹۲۶ء تک آریہ سماج کا بول بالا رہا ہے۔ سوامی دیانند مہاراج نے ایک ایسی کشتی چلائی جس نے ملک میں انقلاب پیدا کیا اور ایک انقلاب لایا کہ جس نے صدیوں کی تاریخ بدل کر رکھ دی لیکن پچھلے چالیس برس سنہ ۱۹۲۶ء سے سنہ ۱۹۶۴ء تک ہم کہاں سے کہاں پہنچے ہیں۔ اسے زبان پر نہ لا کر بھی میں نے اپنے پچھلے ۲۲ مضمونوں میں وہ سب کچھ لکھ دیا ہے۔ جس سے ہم اپنے ماضی اور حال کا مقابلہ کر کے اپنے متعلق صحیح رائے قائم کر سکتے ہیں۔

اس وقت آریہ سماج میں سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ اس میں انتشار بہت ہے۔ کہنے کو نہیں لیکن یہ ایک رنجدہ حقیقت ہے کہ آریہ سماج میں اس وقت اوپر سے نیچے تک ہر جگہ اقتدار چل رہی ہے۔ بڑی بڑی سبھاؤں کی تو بات ہی اور ہے۔ چھوٹی چھوٹی سماجوں میں بھی آریہ بھائی مل کر نہیں بیٹھتے۔ اختلافات روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں اور بہت دیر سے آریہ سماج میں چلتے آئے ہیں۔ لیکن پہلے لوگ لڑتے تھے کام کے لئے اور اب ہم لڑ رہے ہیں نام کے لئے۔ دھڑے بندی اور پارٹی بازی نے ہمارے یہاں ایسی مضبوط جڑیں بنا لی ہیں کہ جو کوئی بھی ان سے اوپر اٹھنے کو کہتا ہے اس پر طرح طرح کی بہتان تراشیاں کی جاتی ہیں۔ جو دھڑے کا پاس کرے یا کسی ایک پارٹی کا ساتھ دے وہ اداکاری بھی اچھا ہے اور وہ نیتا بھی سرو گن سمپن ہے۔ لیکن جو سب کو ملنے کی بات کرتا ہے اور خدا لگتی کہے اس کے لئے جینا بھی دوبھر اور رہنا بھی ناممکن۔ کوئی بتلائے تو کہ جس کنبہ کے افراد یا گھر کے آدمی سر جوڑ کر بیٹھ گئے نہیں وہ اپنی ترقی کی یوجنا کیسے بنا سکتے ہیں؟ بعینہٖ یہی حالت آریہ سماج کی ہے ہمارے تمام کے تمام منصوبے اور پروگرام دھرے کے دھرے رہ جائیں گے اگر ہم مل کر نہیں بیٹھیں گے اس لئے میری سمتی میں آریہ سماج کی سب سے بڑی اور سب سے پہلی ضرورت سنگٹھن اور آپس کا میل ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آریہ سماج کی سنگھٹنا میں آریہ سماج میں پچھڑ جانے کا کارن ہیں۔ اور یہ تجویز کرتے ہیں کہ انہیں آریہ سماجوں سے لے کر کسی الگ نظام کے ماتحت کر دیا جائے مگر میں اسے نہیں مانتا۔ جھگڑے اور لڑائی کا کارن ہماری اپنی منوورتی ہے جب تک ہم اسے نہیں بدلیں گے تب تک جو کوئی بھی نظام بنے گا وہاں سر پھٹول ہو گی۔ بات در اصل یہ ہے کہ آریہ سماجوں کا ڈھانچہ ویسا ہی نہیں رہا۔ جیسا کہ کسی وقت تھا۔ اب یہاں بھی کانگرس کی طرح ممبروں کی بھرتی ہوتی ہے جو چار آنہ چندہ دے سکتا ہے اور انتخاب لے ووٹ حاضر ہو سکتا ہے اور کسی نہ کسی دھڑے کے ساتھ ووٹ دے سکتا ہے وہ آریہ سماج کا ممبر ہو سکتا ہے۔ نہ کوئی سنسکرت جاننے کی ضرورت ہے۔ نہ سماج کے ستسنگوں میں آنے کی۔ اور نہ اپنا دربار کی کوئی شرط نہیں مجھے اس سے کوئی انکار نہیں کہ ایسے معاملے کیا جائے کہ جب اس قسم کے ممبر ہوں گے ہمارے تو ہم آریہ سماج کو یا ترقی پر لے جائیں گے یا تحت الثریٰ میں گرائیں گے۔"

(بحوالہ پرتاپ)

مسئلہ تثلیث — موجودہ مسیحیت کی رگِ حیات

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

(۷)

حواریوں کی سرگزشت | یہی کیا یا ؤں پر مسئلہ تثلیث

پہ جو اضطراب نظر آتا ہے۔ جناب مسیح کے قول کے مطابق ایک شدنی بات تھی۔ آپ نے واقعہ صلیب سے ایک دو روز پہلے اپنے شاگردوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ میرے بعد تم لوگ پراگندہ اور منتشر ہو جاؤ گے۔ (متی ۲۶/۳۱ مرقس ۱۴/۲۷ یوحنا ۱۶/۳۲) واقعات کی روشنی میں جناب مسیح کی یہ پیشگوئی بالکل صحیح ثابت ہوئی۔ واقعی یہ لوگ اس واقعہ ہائلہ کے بعد تسبیح کے دانوں کی طرح بکھر گئے۔

یہودیوں کو پیلاطوس، یوسف آرمتیہ اور نکدیمس کی حکمت عملی کا علم ہو گیا تھا۔ وہ اسیری زندہ سے، و جوانوں سے بھی بدگمان ہو گئے تھے۔ لہٰذا ان یہودیوں نے جناب مسیح کے پیرو حواریوں کے خلاف اپنی مہم تیز کر دی۔ پیلاطوس ... یوسف آرمتیہ دونوں زیر عتاب آ گئے۔ دوسرے شاگرد بھی خوف کے مارے ادھر ادھر روپوش ہو گئے۔ بہت سے ایسے تھے جو مصائب کا مقابلہ نہ کر کے ادھر کو چلے گئے۔ یہ ترکِ وطن اور داغِ ہجرت مسیحیوں کے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہوا۔ ان کے عقائد و تعلیمات کے اوراق منتشر ہو گئے۔

ان حالات میں مختلف کلیسیاؤں کو جناب مسیح کے متعلق جو باتیں معلوم ہوئیں وہ عقائد و تعلیمات سے زیادہ معجزات و خوارق پر مشتمل تھیں۔ ارواحِ خبیثہ سے جنگ کرنا، مُردوں کو زندہ کرنا، بیماروں کو شفا دینا اور تمثیلات کے مقابل بعض متبادل احکام بیان کرنا یہی ان کے کارنامے تھے۔

حواریوں کی گروہ بندی | پھر جناب مسیح کے شاگرد تعلیمات میں پختگی حاصل کرنے کی بجائے بہت جلد چلد زدگی کے مسائل میں الجھ گئے۔ غیر یہودیوں میں تبلیغ، ختنہ، ایمان و عمل اور فضل و رحمت کے مسائل چھڑ گئے۔ بلکہ ان میں اپنا اپنا حلقہ بنانے کی مہم شروع کر دی۔ ایک حلقہ متی، لوقا اور یولوس کا قائم ہوا اور دوسرا پطرس، یعقوب، یوحنا کا۔ پطرس اور اس کے ساتھیوں ...

کا اثر کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ لیکن فریقِ اوّل نے اپنے حریفوں کے وقار کو صدمہ پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ متی اور لوقا نے جناب مسیح کی زبانی پطرس کو "شیطان" کہا ہے۔ وہ اصل میں پطرس کے متعلق جناب مسیح کا خیال نہیں تھا بلکہ متی اور یولوس کی پارٹی اس کے خلاف محاذ قائم کر رہی تھی۔ متی پطرس کا حریف تھا اور لوقا پولوس کا شاگرد تھا۔ لوقا نے پطرس کو شیطان کہہ کر کوئی حق بیانی نہیں کی ہے بلکہ حق شاگردی ادا کیا ہے۔ اور اس سے زیادہ حق شاگردی "رسولوں کے اعمال" میں ادا کیا ہے۔ جہاں پولوس کو ایک "دیوتا" کہا ہے۔ خود "پولوس" نے پطرس کے حق میں جیسے ناشائستہ اور ادنیٰ قسم کے الفاظ استعمال کئے ہیں وہ اس کے خطوط سے ظاہر ہیں۔

پولوس کی پارٹی کا غلبہ | اس باہمی کشمکش کا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ تسبیح و تبلیغ کا مرکز بننے کی بجائے مناظرانہ و رقیبانہ خصومیت کا اڈہ بن گئی۔ ہم کو نئے عہدنامے کی داستانوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس رقیبانہ رسہ کشی میں متی اور پولوس کا پلہ بھاری رہا۔ اس کی مختلف وجوہ ہیں۔ ان میں سے بعض وجوہ کا میں اس مضمون کی پہلی قسطوں میں ذکر کر چکا ہوں۔

متی | ان کے علاوہ ایک وجہ یہ بھی تھی کہ متی اور پولوس دونوں رومی سوسائٹی سے تعلق رکھتے تھے۔ علم میں بھی پطرس وغیرہ سے بہتر تھے۔ متی ایک سرکاری عہدیدار تھا۔ رومی حکومت کی طرف سے چنگی وصول کرنے کی خدمت ان کے سپرد تھی۔ یہ عہدہ ایسا ہے کہ ہر قسم کے تاجروں اور بیوپاریوں سے اسے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ آج جہاں چنگی سسٹم ہے چنگی کا محصل ایسا ہوتا ہے کہ اسی کے ہاتھ میں شہر کی کنجی ہوتی ہے کوئی کاروباری آدمی اس کی اجازت کے بغیر شہر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ رومی حکومت میں بہت سے یہودی کلیدی عہدوں پر فائز تھے۔ غالباً مشرقی ممالک کا گورنر ہیروڈیس بھی یہودی ہی تھا۔ لیکن جناب مسیح کے حواریوں میں "متی" کے سوا کوئی دوسرا سرکاری عہدیدار نظر نہیں آتا۔ لہٰذا عوام کے علاوہ مسیح کے شاگردوں

میں بھی وہ معزز سمجھا جاتا تھا۔

پولوس | یہی حال پولوس کا تھا۔ وہ ایک اعلیٰ خاندان کا چشم و چراغ تھا۔ وہ حق شہریت میں رومیوں کا ہمسر تھا۔ اس کے پاس دو یونیورسٹیوں کی ڈگریاں تھیں۔ دنیوی عزت اور علم و فضل میں کوئی حواری اس کا ہم پلہ تو کجا اس کے رتبے کے قریب بھی نہیں پہنچا تھا۔

لوقا | لوقا کے متعلق بھی نئے عہدنامے کی شہادت یہ ہے کہ رومی امراء کے دربار میں ان کی رسائی تھی۔ اس نے اپنی انجیل اور "رسولوں کے اعمال" ایک رومی سردار کو ہی مخاطب کر کے لکھی تھی۔

پطرس۔ یوحنا۔ یعقوب | ان کے مقابل پطرس یعقوب اور یوحنا تھے۔ پطرس کی غربت کا یہ حال تھا کہ یہ ننگے ہو کر مچھلیاں پکڑا کرتے تھے۔ یہی حال یعقوب و یوحنا کا تھا۔ ماہی گیری پر ان سبھوں کا گذارا تھا۔ معیارِ زندگی بہت گرا ہوا تھا۔ بھلا متی، لوقا اور پولوس ان لوگوں کو کب خاطر میں لا سکتے تھے۔

اگرچہ "نئے عہدنامے" کی شہادت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جناب یسوع مسیح کے دل میں ان تینوں غریب لیکن نیکدل آدمیوں کی جو قدر و منزلت تھی وہ متی کی نہیں تھی۔ پولوس اور لوقا تو بعد کی پیداوار ہیں۔ جناب یسوع مسیح نے ہمیشہ ان تینوں پر ہی اعتماد کیا۔ واقعہ صلیب کی رات بھی جب آپ بے قرار ہو کر دعائیں کرتے تھے اپنی دعاؤں میں شرکت کے لئے انہیں تینوں کو بار بار جگایا۔ پھر پطرس کے متعلق فرمایا کہ تو پاک ہے یوحنا ۱۳/۱۰ اور یہ کہ کر ان کو اپنا جانشین بنایا کہ اب تو میرے برّے کو چرا اور میری بھیڑوں کی نگہبانی کر۔ یوحنا ۲۱/۱۶-۱۸ اور یہ بات تو لوقا کی شہادت سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ جناب یسوع مسیح نے پطرس کے لئے انجام بخیر ہونے کی دعا کی تھی (لوقا ۲۲/۳۲)

اسی طرح "یوحنا" آپ کے محبوب ترین شاگرد وہ "صاحب سر" کہلاتے ہیں۔ جناب مسیح نے واقعہ صلیب سے کچھ دیر پہلے انہیں کو اپنی "الدہ" کی خبرگیری کے لئے مقرر کیا تھا۔ اور یعقوب کے صاحب حمل انسان ہونے کا ثبوت انکے خطوط سے ملتا ہے۔

نیا عہدنامہ | مگر افسوس کہ واقعۂ صلیب کے بعد بہت جلد متی اور پولوس کی پارٹی کلیسیاؤں پر غالب آگئی۔ اور پطرس

وغیرہ دودھ کی مکھیوں کی طرح نکال کر پھینک دیئے گئے۔ آج "نئے عہدنامے" کا پڑھنے والا یہ دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے کہ پورے عہدنامے میں چار اناجیل ہیں۔ ان میں سے تین پولوس کے خیالات کی ترجمانی کرتی ہیں۔ "رسولوں کے اعمال" میں بھی سب سے زیادہ پولوس کو ہی خراجِ عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ رہ گئے خطوط تو ان کے کیا کہنے۔ ۲۱ خطوط میں سے صرف سات خطوط پطرس، یعقوب اور یہودا کے ہیں۔ نئے عہدنامے کی اس ترتیب پر غور کرنے والا اس نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ عہدنامہ جناب مسیح یا ان کے مقرب شاگردوں کے مکتوبات و ملفوظات کا مجموعہ نہیں۔ بلکہ یہ تو مسیحیوں کی ایک پارٹی کا "مینی فسٹو" ہے۔ جس میں شریعت اور نبی کے خلاف علم بغاوت بلند کیا گیا ہے۔ اور یہ یقین کہ اس وقت اور بڑھ جاتا ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس میں پطرس اور اُن کے ساتھیوں کے چند خطوط تو ہیں، مگر مسیحیوں کے پاس جو ایک کتاب "پطرس کا اعمالنامہ" ہے۔ وہ اس میں نہیں۔ کیا اس عہدنامے میں ان چند خطوط کو محض اس لئے جگہ نہیں دی گئی کہ مؤلفوں پر جانبداری کا الزام نہ آسکے؟ ورنہ صحیح تو یہ ہے کہ جناب مسیح کی شخصیت سے روشناس کرانے کے لئے پولوس کے خطوط کی بجائے ان حواریوں کے خطوط وغیرہ کی ضرورت تھی جو جناب مسیح کے صحبت یافتہ تھے۔ اور جن کی سیرت کے آئینے میں جناب مسیح کی اصل شکل و صورت دیکھی جا سکتی تھی۔

پولوس اور عبداللہ بن سبا | پولوس کی شخصیت کلیسیا میں جس طرح اثر انداز ہوئی ہے۔ اور "عقیدۂ تثلیث" نے مسیحی حلقوں میں جو قبولیت حاصل کی اسے دیکھ کر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا پولوس نے مسیحیت میں وہی کردار ادا کیا جو عبداللہ بن سبا نے اسلام میں؟ یہ دونوں "یہودی نژاد" تھے عبداللہ بن سبا کا تعلق یہودیوں کی ایک خفیہ "تنظیم" سے تھا۔ ممکن ہے کہ وہ "فریمیسن" سوسائٹی کا ممبر ہو جس کے متعلق اب یہ کہا جاتا ہے کہ اس کی بنیاد واقعہ صلیب مسیح کے بعد ہی ڈالی گئی اور اس کے بانیوں میں "ہیرودیس" کا نام بھی آتا ہے۔ جو عہد مسیح میں حکومت روم کی طرف سے مشرقی ممالک کا گورنر تھا۔ بہر صورت کچھ بھی ہو۔ یہ شخص پُراسرار طور پر مسلمان ہوا اور تقویٰ و دینداری، پرہیزگاری اور عشقِ رسول ظاہر کرنے کیلئے مجاہدہ و ریاضت اختیار کی۔ پھر "نظامِ خلافت" درہم برہم کرنے پر کمربستہ ہوا۔ خلیفۂ وقت کے خلاف لب کشائی شروع کی۔ اور وہ فتنہ برپا کیا کہ خود مسلمانوں کے ایک گروہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہایت بیدردی سے شہید کر ڈالا۔

جن لوگوں نے عبداللہ بن سبا کی ... دو ...

رپورٹ جلسہ ہائے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

جماعت احمدیہ یادگیر

بمجبوری حالات کے تحت ۲۲ رجولائی ۱۹۶۴ء کے بجائے ۲۴ رجولائی بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں زیر صدارت محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ جلسہ کی اصل کارروائی شروع ہونے سے قبل جناب سیکرٹری صاحب دعوت و تبلیغ نے اختصاراً جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے سامعین کو مقررین کی تقاریر کو اطمینان سے بیٹھ کر حضور سے سماعت کی تلقین فرمائی۔

تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم عبدالرشید صاحب نے خوش الحانی سے نعتیہ نظم سنائی۔ پہلی تقریر مکرم نذیر احمد صاحب فضل اسٹمد نے "کامل انسان" کے موضوع پر فرمائی۔ موصوف نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ صرف آپ ہی کی ذات بابرکت کامل انسان کہلانے کی مستحق ہے۔ دوسری تقریر مکرم محمد عبداللطیف صاحب نے "طبقۂ نسواں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات" کے موضوع پر فرماتے ہوئے دلچسپ انداز میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل دنیا میں عورت کی کیا قدر و قیمت تھی اور اس طبقہ کے ساتھ کس قسم کا سلوک کیا جاتا تھا۔ اور ہمارے سماج میں عورت کی کیا حیثیت تھی۔ اس کو واضح کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں تشریف لا کر اس صنف کو کس طرح قعر ذلت سے نکال کر منصفانہ حقوق دلائے اور ایک ارفع و اعلےٰ مقام عطا فرمایا۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ عورت پاؤں کی جوتی سمجھی جاتی تھی اور صرف حیوانی خواہشات کی تکمیل کا آلہ متصور ہوتی تھی۔ آپ کی بعثت نے طبقۂ نسواں کی کایا پلٹ دی۔ جب یہی عورت ماں کے روپ میں پیش ہوئی تو آدم کے بیٹوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ جب بیٹی ماں کے روپ میں آئی تو بجائے زندہ درگور کئے جانے کے مردوں کو یہ تعلیم ملی کہ جس کی دو بیٹیاں ہوں اور وہ شخص ان کی صحیح اور نیک تربیت کرے تو وہ یقینی طور پر جنتی ہوگا۔ اس طرح احادیث اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سیر حاصل بحث کر کے اس بات کی وضاحت کی کہ عورتوں پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بے انتہا احسانات ہیں۔

بعدہٗ عزیزم نصرت اللہ صاحب غوری نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ...... خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

تیسری تقریر "دنیا کا محسن" کے عنوان پر محترم چوہدری فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے فرمائی۔ آپ نے حضرت اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کی دنیا کا نقشہ کھینچا کہ کس طرح انسانیت زخموں سے چور چور تھی۔ انسان حیوان نما زندگی بسر کر رہے تھے۔ انسان جو اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں اشرف و افضل مقام رکھتا ہے۔ اپنے اصل مقام کو کھو بیٹھا ہے۔ تمام دنیا اپنے مالک حقیقی کو بھول کر چوب و شجر، چاند، سورج کو اپنا معبود بنا لی تھی اپنے معبود حقیقی کی عبادت چھوڑ کر اصنام پرستی میں مبتلا تھی۔ انسان انسانیت کے تمام جوہروں سے عاری ہو چکا تھا۔ کیا مشرق کیا مغرب تمام دنیا شرک میں ملوث تھی۔ عین ایسے وقت میں سرور کائنات حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے تمام جلالی اور جمالی انوار سے متصف ہو کر تشریف لائے دنیا کی کایا پلٹ گئی۔ آپ نے انسانیت کی اعلیٰ اقدار کو پھر سے زندہ کر دیا۔ انسان کو شرک کی ذلتوں سے نکال کر اشرف المخلوقات کے مقام پر لا کھڑا کیا۔ آپ نے بتایا کہ کروڑوں انسان آئے اور چلے گئے۔ پر مبارک وجود ان میں سے انتہا پر کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک وجود ہے جس نے انسان نما حیوانوں کو صرف انسان ہی نہیں اور با اخلاق انسان ہی نہیں بلکہ با خدا انسان بنا دیا۔ مختلف نقطۂ نظر سے دنیا والوں پر آپ کے احسانات کا ذکر کر کے بتایا کہ انسان تو انسان حیوان بھی آپ کے احسان کے نیچے دبے پڑے ہیں۔ سامعین نے صاحب موصوف کی تمام تقریر کو بڑی دلچسپی اور سکون سے سماعت فرمایا۔

آخر میں رفعت اللہ صاحب غوری بی کام نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ" کے عنوان پر ایک عمدہ اور مبسوط تقریر فرمائی۔ اگرچہ تقریر تنگیٔ وقت کی شکایت کر رہی تھی تاہم موصوف نے حتی الامکان اپنے موضوع پر مافی الضمیر ادا کرنے کی پوری کوشش کی۔ آپ نے بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اپنے اخلاق فاضلہ سے دنیا والوں کو اخلاق کے زیور سے آراستہ کیا۔ آپ سے قبل انسان گناہ و معصیت کی تاریکیوں میں بھٹکتا پھر رہا تھا۔ زنا کاری، چوری، قمار بازی کی بے شمار انسانیت سوز حرکات میں ملوث ہو چکا تھا غرض کہ شرک و بدعت کی لامتناہی تاریکیوں میں شیطنت کی رنگ رلیاں منا رہے تھے۔ مصروف تھی عین اس وقت:-

> اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
> وہ اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

مجسم اخلاق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم غار حرا سے اُتر کر قوم کی طرف آئے اور اپنے ساتھ ایک کامل ضابطۂ حیات ایک نسخۂ کیمیا لائے۔ جس نسخۂ کیمیا نے انسانیت کو نئی زندگی عطا کی اور انسانوں کو اخلاق کے پرکشش حسن سے مزین کیا ایسے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیْم کہہ کر مبعوث فرمایا کہ:- پہلے تو آپ نے دشمنوں نے بھی آپ کے اخلاق فاضلہ کی تعریف کی۔ کلام پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیْم یعنی رسول کریم صلعم ایسے اخلاق سے مزین کئے گئے ہیں کہ آپ کے حسن اخلاق کا بے پناہ تاثیر کے زیر اثر وحشی اور جاہل انسان با اخلاق اور با خدا انسان بن جائیںگے چنانچہ آپ کی زندگی میں ایسے ایسے اخلاقی معجزے ہمیں ملتے ہیں کہ ہماری عقل و فہم حیران و ششدر رہ جاتی ہے۔ مقرر موصوف نے حضور اکرم صلعم کی زندگی کا ایک واقعہ سنایا جو آپ کے اخلاق کا عمدہ مظاہرہ پیش کر رہا تھا۔ سامعین بڑے انہماک سے تقریر سن رہے تھے۔

جلسہ کی کارروائی اپنی آخری منزل پر پہنچنے کو تھی محمد ذکریا صاحب نے بارگاہِ رسالت میں ہدیۂ عقیدت "سلام" کی صورت میں نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد جلسے کی برخاستگی کا اعلان ہوگیا الحمد للہ سامعین کی تعداد کافی اچھی تھی۔ بارش کے باوجود غیر متوقع طور پر حاضرین کرام سے مسجد بھر گئی تھی احباب جماعت کی کثرت زبانِ حال سے کہہ رہی تھی کہ مسجد کی جلد سے جلد توسیع کی جائے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مسجد کی توسیع کے لئے جلد عملی قدم اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ حاضرین کی چائے سے بھی تواضع کی گئی۔

مرتبہ خاکسار نعمت اللہ غوری الانور یادگیری)

جماعت احمدیہ حیدرآباد

جماعت احمدیہ حیدرآباد کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلعم اس کی پوری شان و شوکت اور ادب و احترام کے ساتھ اور پروقار انداز میں بتاریخ ۲۶ رجولائی ۱۹۶۴ء بروز اتوار صبح ۱۰ بجے احمدیہ جوبلی ہال میں زیر صدارت مکرم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت منعقد ہوا۔

جلسہ کا آغاز مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس سی۔ ایل ایل۔ بی کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم محمد منصور احمد صاحب کی نظم کے بعد خاکسار نے خطبہ استقبالیہ پڑھ کر سنایا۔ جس میں سب سے پہلے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے ہمیں امسال بھی اپنا سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے عظیم الشان جلسہ سیرت النبی منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی پھر بتایا کہ آنحضرت صلعم کی بعثت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوئی۔ آپ کی سیرت کے چیدہ چیدہ پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ آپ تمام بنی نوع انسان کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔

خاکسار کے اس خطبہ استقبالیہ کے

(بقیہ صفحہ ۸)

ہ۔ تھی۔ وہ بدن اس میں نئی نئی گرہیں لگتی گئیں۔ اور مسلمانوں کا راستہ پیچ در پیچ ہوتا گیا۔ اس فتنے کے بعد مسلمانوں میں اسماعیلیوں اور قرامطیوں کا فرقہ نمودار ہوا۔ اور اخوان الصفا جیسے رسائل شائع ہوئے جس کی تنظیم اور تعلیمات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام جو جہنم رہ رو کی طرح دنیا پر نمودار ہوا تھا۔ ایسا سورج ہو جو ہمیشہ گھنے بادل کے پردے میں رہنا چاہتا ہے۔ رمز و کنایہ میں باتیں کرتا ہے۔ اور توحید و رسالت کے بجائے الوہیت و امامت کا نظریہ پیش کرتا ہے۔

پولوس کی زندگی دیکھئے تو جا بجا اس کے اور "عبداللہ بن سبا" کے کردار میں یکسانیت نظر آتی ہے۔ وہ بھی عبداللہ بن سبا کی طرح پراسرار طور پر دائرہ مسیحیت میں آتا ہے۔ اور "پطرس" جن کے ذمہ مسیح کی بھیڑوں کی نگہبانی تھی ان کے خلاف صف آرا ہو جاتا ہے "تورات جس کے احکام میں سب سے بڑا حکم یہ ہے کہ "تو خدا اپنے خدا کے ساتھ اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ (متی ۲۲) اسکو میں بشب ڈالکر نظریہ تثلیث کو فروغ دیتا ہے۔ اور مسیحیوں کو شریعت کی حدود توڑنے پر آمادہ کرتا ہے۔

یہ پولوس ہی کا عقیدہ ہے کہ جب مسیحیت پر ریسرچ کرنے والے اس کا تعلق دوسرے مذاہب سے کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کے بنیادی عقیدہ کا نظریہ مشرکانہ مذاہب میں بہت جلد مل جاتی ہے۔ اور جن مذاہب میں توحید پر زور دیا گیا ہے اس کی کوئی نسبت قائم نہیں ہوتی۔ (باقی)

بعد مکرم حافظ صالح محمد صاحب نے جو کہ حال ہی میں امریکہ سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کر کے تشریف لائے ہیں "آنحضرت صلعم رحمۃ اللعالمین ہیں" کے موضوع پر ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن کریم، احادیث شریف کے متعدد حوالوں سے ثابت کیا کہ رسول کریم صلعم کی رحمت کسی خاص زمین یا زمان و مکان کے ساتھ مختص نہیں بلکہ تاقیامت آپ کی رحمت مختلف رنگوں میں نمودار ہوتی رہے گی۔ آپ نے بتایا کہ آپ کی بعثت تمام سابقہ انبیاء کے لئے، تمام مخلوقات کے لئے، حیوانوں کے لئے حتیٰ کہ بے جان اشیاء کے لئے بھی بطور رحمت ہوئی ہے۔ موجودہ زمانہ کی گمراہ کن حالت کا نقشہ کھینچنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ ایسے پرآشوب زمانہ میں خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رحمۃ اللعالمین کا ظل اور بروز بنا کر مبعوث فرمایا۔

دوسری تقریر مکرم سید معصوم حسین صاحب ایڈوکیٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شادنگر کی زیر عنوان "حضرت رسول کریم صلعم۔ انسان کامل" تھی۔ آپ نے اپنے مخصوص انداز میں موجودہ مسلمانوں کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ دیگر اقوام کی نسبت ان کا حال ان بکھری ہوئی بھیڑوں کی طرح ہے جن کا کوئی نگہبان نہیں۔ اگر مسلمان کسی جگہ جمع ہو جاتے ہیں یا کسی جماعت کو تشکیل دیتے ہیں تو محض چند لوگوں کے ذاتی مفاد کی خاطر یا محض سیاسی اغراض کو مدنظر رکھتے ہوئے یا اسمبلیوں میں سیٹیں حاصل کرنے کے لئے ہی بناتے ہیں۔ آج مسلمان اور ان کے نام نہاد لیڈر رسول کریم صلعم اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو بالکل بھول چکے ہیں۔ حالانکہ رسول کریم ہی وہ کامل اور اکمل ترین انسان تھے جن کے اندر مخلوق انسانی کے ہر شق و شعبہ کے لئے کامل نمونہ پایا جاتا ہے۔ مسلمان اسی صورت میں ترقی کر سکتے ہیں اور دنیا میں اپنا سر اونچا کر سکتے ہیں جبکہ وہ رسول پاک صلعم کی سیرت اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے لگ جائیں۔

تیسری تقریر مکرم مولوی حکیم محمد عبدالصمد صاحب فاضل کی ہوئی۔ آپ نے زیر عنوان "شان خاتم النبیین" تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ انبیاء خدا تعالیٰ کا کلمہ ہوا کرتے ہیں۔ اور کلمۃ اللہ کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ فرمان ہے "قل لو کان البحر مدادا لکلمٰت ربی ...... ولو جئنا بمثلہ مددا" الخ۔ تو اس صورت میں تمام انبیاء کے سردار سید ولد آدم حضرت رسول پاک صلعم کی شان بیان فرمانا ممکن ہے۔ آنحضرت صلعم کی سیرت کا بیان ایک نہ ختم ہونے والا سمندر ہے۔ آپ کی سیرت کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ "کان خلقہ القرآن" اس ایک جامع کلمہ کے ذریعہ حضرت عائشہ رض نے سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلعم کی بعثت سے قبل جتنے بھی انبیاء مبعوث ہوتے تھے ان کے مختلف قسم کے مدارج تھے بعض بمنزلہ موم بتی کے تھے تو بعض قندیل کے۔ اور بعض ٹارچ لائٹ کے اور بعض چھوٹے چھوٹے ستاروں کے۔ لیکن ان میں سے کسی کے ظہور سے دن کا طلوع نہیں ہوا تھا لیکن بالآخر خدا تعالیٰ نے ایک ایسی کامل روشنی کو بھیجا جو کہ سراج منیر ہے۔ اور یہ ایک ایسا سراج ہے کہ اس کی روشنی کے انعکاس کے ذریعہ دنیا قیامت تک منور ہوتی رہے گی۔

آپ نے لفظ خاتم النبیین کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس کے ہرگز یہ معنی نہیں کہ آنحضرت خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشان نعمت کو ختم کرنے یا بند کرنے کے لئے آئے ہیں۔ نیز فاضل مقرر نے اجرائے نبوت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ رسول کریم کی متابعت اور اطاعت اختیار کرتے ہوئے اس امت میں سے غیر تشریعی نبی آ سکتے ہیں۔ اس معلوماتی تقریر کے بعد مکرم محمد عبدالقیوم صاحب نے محترم ذوقی صاحب مرحوم کی نعت الحانی سے سنائی۔

اس کے بعد مکرم میر احمد صادق صاحب جنرل سیکرٹری نے "زندہ نبی" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت محمد صلعم خدائی نور کا مظہر اتم و اکمل ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ کی مثال اس رنگ میں دی ہے کہ مثلاً ایک طاقچہ ہو جس میں ایک چراغ روشن ہو اور وہ چراغ ایک نہایت مصفّا اور روشن شیشہ کے اندر ہو اور شیشہ یعنی (Reflectors) ایسا صیقل ہو گویا کہ ان ستاروں میں سے ایک عظیم منور ستارہ ہو جو آسمان پر نہایت آب و تاب سے درخشاں نظر آتے ہیں۔ جنہیں کوکب دُرّی کہتے ہیں۔ اس تمثیل میں طاق سے مراد آنحضرت صلعم کا پاک اور نہایت وسیع سینہ اور مصباح سے مراد وحی الٰہی اور شیشہ کے قندیل سے مراد آنحضرت صلعم کا نہایت پاک و مقدس دل ہے۔ غرض آپ کا وجود نور علیٰ نور ہے جس کی روشنی تاقیامت رہے گی۔ اس طرح آپ کا وجود بھی ایک زندہ وجود ٹھہر جاتا ہے۔

مکرم میر احمد افضل صاحب کی نظم خوانی کے بعد آخری تقریر مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد کی تھی۔ آپ نے زیر عنوان "حضرت احمد علیہ السلام کا عشق محمدی صلعم" تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت احمد علیہ السلام کی زندگی کا ہر لمحہ حضرت رسول پاک صلعم کے عشق و محبت سے بھرپور تھا۔ حضرت رسول کریم کے متعلق صحابہ ہی کہا کرتے تھے کہ "قد عشق محمد ربہ": محمد تو اپنے رب پر عاشق ہو چکا ہے۔ اسی طرح اگر حضرت مسیح موعود کے متعلق یہ کہا جائے کہ "قد عشق احمد محمداً" احمد تو محمد پر عاشق ہو گیا ہے تو اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ رسول کریم نے اگر ہمارے سامنے فنا فی اللہ ہونے کا بہترین ثبوت دیا ہے تو حضرت احمد نے فنا فی الرسول ہونے کا ثبوت دیا ہے۔

خدا تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق کہ جو فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول ہوگا وہ منعم علیہم گروہ میں شامل ہوگا۔ جب خدا تعالیٰ نے حضرت احمد کو حضرت رسول عربی صلعم کا ظل اور بروز بنا کر نبوت کے مرتبہ سے سرفراز فرمایا تو دنیا آپ کے خلاف کھڑی ہو گئی اور آپ پر کفر کے فتووں کی بوچھاڑ شروع کر دی تو اس وقت بھی آپ نے یہی فرمایا کہ ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کہ اے مخالفو! اگر فنا فی الرسول ہونے کی وجہ سے عشق خدا اور عشق محمد میں سرشار ہونے کی وجہ سے تم مجھ پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہو۔ اور اگر یہ کفر ہے تو خدا کی قسم دنیا میں مجھ سے بڑھ کر کوئی کافر نہیں ہے۔ اس کے بعد مکرم مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی زندگی کے مختلف واقعات اور آپ کے عربی فارسی اور اردو تصانیف میں سے مدحت رسول میں منثور و منظوم کلام پیش کر کے اپنی تقریر ختم کی۔

اس کے بعد صدارتی تقریر ہوئی جس میں صدر محترم نے تمام حاضرین، مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ اور بالآخر پرسوز اور پُر درد دعا کے بعد یہ روح پرور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ کے متعلق رقعہ جات، اشتہارات اور اخبارات میں اعلانات کے ذریعہ چند روز قبل ہی تشہیر کی گئی تھی۔ خاص احباب کے نام دعوت نامے بھی ارسال کئے گئے تھے۔ علاوہ ازیں اس عظیم شہر کے تمام محلوں چوراہوں نیز ہر گلی کوچہ میں اس جلسہ کے پوسٹرز متعدد خدام کے ذریعہ چسپاں کرنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ کو باہر سے جھنڈیوں سے خوب مزین کیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہماری کوششوں کو قبول فرمایا۔ امید سے بڑھ کر حاضرین موجود رہے۔ اس میں غیر از جماعت احباب کی تعداد کی کثرت تھی۔

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے غیر احمدی افسواد کو لٹریچر پیش کئے گئے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس موقعہ کے لئے ایک ٹریکٹ بعنوان "آنحضرت صلعم کی شان خاتم النبیین" مرتبہ مولوی محمد عمر صاحب کثیر تعداد میں شائع کیا گیا تھا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان ناچیز مساعی کو قبول فرمائے اور بہتر سے بہتر نتائج ظاہر ہوں۔ آمین۔

خاکسار محمد صادق
سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ حیدرآباد

جماعت احمدیہ کالیکٹ

۲۶ ماہ جولائی ۱۹۶۴ء کو جماعت احمدیہ کالیکٹ کے زیر اہتمام یہاں کے ٹاؤن ہال میں مکرم اے محمد صالح صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رونانگ پلی کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی تشہیر قبل ازیں مقامی اخبارات ہینڈبل اور پوسٹروں کے ذریعہ اچھی طرح کی گئی تھی۔ اور وسیع پیمانہ پر جلسہ کی تیاریاں کی گئیں۔ شام ۵½ بجے مکرم این کنجی احمد صاحب کی تلاوت کے بعد جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم ایم۔ کے حسن کویا صاحب جنرل سیکرٹری جماعت کالیکٹ کی استقبالیہ اور تعارفی تقریر کے بعد شری کے۔ پی کیشوامینن Sri K. P. Keshava menon Chief Editor The Daily Mathrubhumi نے افتتاحی تقریر کی (رسم افتتاح)۔ یہ تقریر بڑی پُرمغز تھی۔ شری مینن نے اپنی تقریر میں اسلامی تعلیم کی بعض خصوصیات پر روشنی ڈالی۔ نیز بتایا کہ آنحضرت صلعم انسانیت کے لئے ایک کامل نمونہ ہیں۔ بعد ازاں صدر محترم جناب اے محمد صالح صاحب۔ این عبدالرحیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن اشری کے۔ ٹی۔ راگھون (ایڈوکیٹ) کے عبداللہ صالح صاحب اور خاکسار کی تقریریں ہوئیں۔ ان مقررین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا اور مخالفین اسلام کے بعض اعتراضات کے جواب دیئے۔ ان تقاریر میں سے Shri Raghavan (Advocate) کی تقریر بہترین سمجھی گئی۔ کیونکہ انہوں نے بہت اچھے پیرایہ میں اور موثر انداز میں آنحضرت کی سیرت مقدسہ پر روشنی ڈالی۔ سب تقاریر بڑی توجہ سے سنی گئیں۔ تقریباً رات کے ۸½ بجے جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

خاکسار محمد ابوالوفا
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کالیکٹ کیرلہ

درخواست دعائے نعم البدل

مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فانی مبلغ بنگال کا چار سالہ لڑکا ۲ اگست ۶۴ء کو بقضائے الٰہی انتقال کر گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو صبر جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل سے نوازے آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سہ ماہی اوّل اور ہمارا فرض

یہ امر کسی وضاحت کا محتاج نہیں کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی، تربیتی اور تنظیمی مساعی بدوں مالی وسائل سرانجام نہیں پا سکتیں اور خدمتِ اسلام کا جو عظیم الشان کام اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے سپرد ہے اور خدمتِ دین کے لئے قربانی اور ایثار کے جو مواقع ہماری جماعت کے احباب کو میسّر ہیں باقی تمام دنیا اس نعمت سے محروم ہے۔ جس طرح کہ صحابہ کرام نے اپنی جانیں، اموال، اولاد اور عزّتوں کو خدا تعالےٰ کے دین کی خاطر قربان کیا وہ اس کے بدلہ میں رضی اللہ عنہ اور رضوعنہٗ کے معزز خطاب سے نوازے گئے۔ اور دنیوی لحاظ سے بھی انہیں اور اُن کی نسلوں کو صدیوں تک دنیا کی قسمتوں کا مالک بنا دیا گیا اِسی طرح آج بھی ہماری جماعت میں ہزاروں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ مخلصینِ جماعت نے دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کے عہد کو پورا کرتے ہوئے اپنے اموال، اولاد اور عزتوں کی قربانی پیش کر دی۔ اور اب بھی پیش کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں اُن کے نام نہ صرف تاریخ احمدیت میں ایک سُنہری باب کی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ خدا تعالےٰ کی رضامندی کی راہ کو اختیار کر کے بے شمار روحانی نعمتوں کے وارث بنے۔

اِسی سِلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ:-

"خدا تعالیٰ کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک کہ تم اپنی رضا کو چھوڑ کر، اپنی عزت کو چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر، اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اُٹھاؤ گے تو تم ایک پیارے بچّے کی طرح خدا تعالےٰ کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذرے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھول دیئے جائیں گے۔"

پھر حضور نے ارشاد فرمایا کہ:-

"یہی وقت خدمتگذاری کا ہے پھر اس کے بعد یقیناً وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ اس کی راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہ ہوگا۔"

احباب کرام! حضرت اقدس کے مندرجہ بالا ارشادات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم سب کو اپنا اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ دین کی مالی خدمت کے تعلق میں ہم پر کیا ذمہ واری عائد ہوتی ہے اور جب ہم ہر سال اپنی مرضی اور شرح صدر سے محض رضاء الٰہی کے حصول کے لئے بجٹ بنواتے ہیں تو اس کی سو فی صدی ادائیگی کرنی ہم پر لازم ہو جاتی ہے۔ جس کو پورا کر کے ہم خدا تعالےٰ کی رضاء اور قرب حاصل کر سکتے ہیں اور جو احباب مالی خدمت کے اِس عہد کو پورا نہیں کرتے تو وہ یقیناً خدا تعالےٰ کے حضور قابلِ مواخذہ ٹھہرینگے۔ موجودہ مالی سال کی سہ ماہی اوّل گزر چکی ہے مگر جماعتوں کے نسبتی بجٹ اور ان کی طرف سے وصولی کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے تا حال چندہ کی کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔ اور متعدد جماعتوں کی وصولی نسبتی بجٹ کے مقابل پر برائے نام ہوئی ہے حالانکہ مرکزی ضروریات اس امر کی متقاضی ہیں کہ سلسلہ کا ہر فرد اور جماعتوں کے تمام عہدیدار اپنی مالی ذمہ واری کو صحیح رنگ میں محسوس کر کے ہر ماہ باقاعدگی سے چندہ جات ادا کریں نیز بقایا دار اور سست افراد سے وصولی چندہ جات کے لئے خاص اہتمام کیا جائے تاکہ جماعت میں کوئی فرد ایسا نہ رہے جو نادہند، بقایا دار یا بے شرح ہو اور نہ صرف یہ کہ جملہ احباب اپنے لازمی چندوں کو باقاعدگی سے ادا کریں بلکہ سلسلہ کی طوعی تحریکات میں بھی زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اپنے ایمان اور مرکز سے وابستگی کا اعلےٰ نمونہ پیش کریں۔

امید ہے کہ احباب جماعت سہ ماہی اول کے چندوں کی رقوم جلد از جلد ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے اور عہدیداران مال نسبتی بجٹ کے مطابق وصولی چندہ جات کے کام کو پہلے سے زیادہ تیز کر کے چندوں کی رقوم ارسال فرمائیں گے تاکہ مرکزی ضروریات میں جو رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ وہ جلد دور ہو سکے۔

اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرما کر ان راہوں پر چلائے۔ جو اس کے فضل اور رضامندی کی راہیں ہیں۔

خاکسار:-
ناظر بیت المال قادیان

خبریں

نئی دہلی ۱۰ر اگست۔ بھارت کے وزیر دفاع شری چوان نے آج بیان انکشاف کیا کہ بھارت نے چیف اقوامی مبصر کی یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ جموں و کشمیر میں بھارت اور پاکستان کی زمینی اور دیگر ہتھیار بند عملہ اپنے اپنے علاقہ میں جنگ بندی لائن سے ۵۰۰ گز کی دوری پر ہی رہے۔ آپ نے کہا کہ اس تجویز کے بارے میں ابھی تک پاکستان کا ردِ عمل معلوم نہیں ہوا۔ آپ نے مزید کہا کہ بھارت نہیں چاہتا کہ جنگ بندی لائن کے ساتھ ساتھ تصادمات اور دیگر واردات ہوں لیکن چونکہ پاکستان کشیدگی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے جنگ بندی لائن پر وارداتوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ چنانچہ اس سال کے سات ماہ میں جنگ بندی کی خلاف ورزی کی اہم ۴ وارداتیں ہوئیں بھارتی سرحدوں کے ساتھ ساتھ چینی فوجوں کے اجتماع کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے شری چوان نے کہا کہ چینی اپنے مواصلات اور ٹرانسپورٹ کے ذرائع اور ہوائی اڈوں کو مضبوط بنا رہے ہیں۔ گورنمنٹ اور عوام کو اس امر کا احساس ہونا چاہیئے کہ انہیں اس صورتِ حال کا مقابلہ کیسے کرنا ہے۔

لاہور ۱۰ر اگست۔ پاکستان ریڈیو کی اطلاع کے مطابق پاکستان کے لڑاکا جہازوں نے ایک بھارتی جہاز جو بلا اجازت پاکستان کے علاقہ میں پرواز کر رہا تھا لاہور کے ہوائی اڈہ پر اترنے پر مجبور کر دیا گیا۔ جہاز کے پائلٹ نے کنٹرول روم سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی پاکستان کے ہوائی جہازوں کو بھیجا گیا کہ وہ دیکھیں کہ جہاز کس کا ہے انہوں نے جہاز کو روک کر لاہور کے ہوائی اڈہ پر اترنے پر مجبور کر دیا۔ ہوا باز کا نام گمار سنڈل ہے اور کلکتہ کا رہنے والا ہے۔ جہاز پالم سے کندھار جا رہا تھا۔ پاکستانی حکام نے ہوائی جہاز اور ہوا باز کو روک لیا ہے اور تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔

ماسکو ۱۰ر اگست۔ بھارت کے راشٹرپتی ڈاکٹر رادھا کرشنن اگلے ماہ روس کے دورہ پر جائیں گے۔ اس امر کا انکشاف روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی تاس نے کیا ہے۔

نئی دہلی ۱۰ر اگست۔ پردھان منتری شری لال بہادر شاستری نے تجویز کیا ہے کہ بھاری صنعتوں کے شعبہ میں بعض پراجیکٹوں پر عملدرآمد ملتوی کر دیا جائے اور تمام پراجیکٹوں اور پروگراموں کا جو کہ اگلے سال روپیہ مخصوص کیا جانا ہے از سرِ نو جائزہ لیا جائے انہوں نے اپنے وزراء سے نقطوں کو ایک مثلا

بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ویش کو ایسی صورتِ حال کا سامنا ہے جو کرائسس پیدا کر سکتا ہے اس لئے سرکاری اخراجات میں کافی کمی ہونی چاہیئے۔

نکوسیا ۱۰ر اگست۔ سائپرس سرکار نے اقوامی سبھا کو اطلاع دی ہے کہ ترکی کے دو تباہ کن جہازوں نے اس کے ساحل پر زبردست گولہ باری شروع کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی امریکی حکومت کو باضابطہ طور پر مطلع کر دیا گیا ہے کہ صدر میکاریوس ترکی کا مقابلہ کرنے کے لئے روس کو فوجی مداخلت کرنے کی درخواست کر رہے تھے۔ کل یہ اطلاع ملی تھی کہ صدر میکاریوس نے روس کے علاوہ عرب جمہوریت اور سیریا سے بھی مدد مانگی ہے۔ سائپرس کی صورتِ حال کے نہایت کشیدہ ہو جانے سے روسی وزیر اعظم مسٹر خروشچیف نے ترکی سرکار کو تار بھیجا ہے کہ وہ سائپرس پر اپنے حملے بند کر دے امریکہ اور برطانیہ نے بھی سائپرس کی صورتِ حال بگڑ جانے پر گہری تشویش ظاہر کی ہے

سرینگر ۱۰ر اگست۔ کل سرینگر کشمیر کے دو محلوں میں شیخ عبداللہ اور مولوی فاروق کے حامیوں کے مابین تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ کے طور پر پولیس نے تین اشخاص کو گرفتار کر لیا۔ شہر کے دیگر حصوں میں بھی چھوٹی چھوٹی وارداتوں کی اطلاع ملی ہے۔

ہنوئی ۱۰ر اگست۔ شمالی ویٹ نام کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ سکیورٹی کونسل کو خلیج ٹونکن کے حالیہ واقعات کا جائزہ لینے کا اختیار نہیں ہے۔ سفارتی حلقوں نے اس اعلان سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ شمالی ویٹ نام نے سکیورٹی کونسل کا حالیہ دعوت نامہ مسترد کر دیا ہے۔

سرینگر ۱۰ر اگست۔ کل سرینگر کے کچھ حصوں میں لوگوں نے شیخ عبداللہ کی اپیل پر کالے جھنڈے لہرائے کیونکہ اسی روز یعنی ۹ر اگست ۱۹۵۳ء کو شیخ عبداللہ کو حراست کر کے گرفتار کیا گیا تھا اگرچہ ہڑتال کرانے کی بڑی کوشش کی گئی تھی لیکن بسیں وغیرہ چلتی رہیں۔ اور شہر کے کچھ حصوں میں دکانیں کھلی رہیں۔ شام کو شیخ عبداللہ کے حامیوں کی طرف سے مجاہد منزل سے ایک جلوس نکالا گیا جو کہ عیدگاہ میں جا کر ختم ہوا۔ جہاں نماز پڑھی گئی۔ جہاں شیخ عبداللہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ بھارت اور پاکستان دونوں کے مفاد میں ہے کہ کشمیر کا مسئلہ حل ہو جائے۔ اگر یہ مسئلہ اسی طرح رہنے دیا گیا تو دونوں ملکوں کو نقصان اٹھانا پڑے گا۔

میجر ہرندر سنگھ صاحب وزیر مال گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے شکریہ کا خط

میجر ہرندر سنگھ صاحب کے وزیر مال مقرر ہونے پر نظارت ہذا کی طرف سے ان کی خدمت میں مبارکباد کا خط لکھا گیا تھا۔ وزیر صاحب موصوف کی طرف سے اس کے جواب میں شکریہ کا خط موصول ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

وزیر مال
چنڈی گڑھ
۸-۷-۶۴

میرے پیارے ناظر صاحب امور عامہ

میرے وزیر مال کے عہدے پر فائز ہونے پر آپ کے پیغام مبارکبادی کا شکریہ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں عوام کے ہر طبقہ کی خدمت اور ان کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے ان تھک کوشش کرتا رہوں گا۔ تاکہ میں ان کی توقعات پر پورا اتر سکوں۔ خدا تعالیٰ مجھے طاقت دے کہ میں بدی اور کرپشن کو جڑ سے اکھاڑ دوں اور غرباء اور پسماندہ لوگوں کی خدمت کر سکوں لہٰذا اس اعلیٰ مقصد کو حاصل کرنے کے لئے میں آپ کا بیش قیمت تعاون اور امداد چاہتا ہوں:۔

پھر ایک بار اپنی حقیر خدمت کا یقین دلاتا ہوں۔ مہربانی فرما کر میرا دلی شکریہ جماعت احمدیہ تک پہنچا دیں۔

آپ کا مخلص
میجر ہرندر سنگھ

آریہ سماج کا ماضی (بقیہ صفحہ ۱)

سوچ میں سنگٹھن کی پرنتو آریہ سماج کی پھوٹ کا دا علاج ہے آج حالت یہ ہے کہ آریہ سماج کے گرنتھوں کو پڑھ سکنے اور سمجھ سکنے والے پانچ دس پرتی شت بھی ممبر آریہ سماجوں میں نہیں ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کے سامنے نہ آریہ سماج کے ادیش ہیں اور نہ وہ اس کے مشن کو سمجھتے ہیں۔ کورہ آلوچنا کرنے والے کچھ لوگ نکتہ چینی اور اعتراض بازی کے سہارے اپنے چام کے دام چلانا چاہتے ہیں لیکن کب تک ؟ ضرورت ہے آریہ سماج میں ادھیاتمک ماتاورن پیدا کرنے کی۔ اور آریہ سماج کے گرنتھوں کا سوادھیائے کر کے آریہ کے اصل روپ اور مقاصد سمجھنے کی۔ ہمارے پاس کوئی سرکار نہیں۔ چھوٹی بڑی سنستھائیں ضرور ہیں۔ جن میں اکثر کے لئے سالہا سال باہر چھول کھیلا گیا ہے ان کے لئے لڑنے کی کیا ضرورت ہے ؟ جو کھائی چلا رہے ہیں انہیں چلانے دیں۔ کوئی رچناتمک سہیوگ دوسرے بھائی دے سکتے ہیں تو دے دیں نہیں تو آریہ سماج کے پرچار اور آریہ سماج کی سیوا کے دوسرے سادھن اور ڈھنگ بہت ہیں جن کے لئے ہر وقت میدان خالی ہے ان چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے اور ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے کی کیا ضرورت ہے ؟ ادھیکار پراپتی کی اس جنگ نے آریہ سماج میں ایرشا اور دویش کا ایسا واتاورن پیدا کر دیا ہے کہ جس میں خاموش لیکن سرگرم ورکروں کا دم گھٹنے لگا ہے۔ کتنے دُکھ کی بات ہے کہ سارے آریہ سماج میں اخلاص نام کی کوئی چیز ہی نہیں رہ گئی اور کسی ایک کی ہم

نے اتنی عزت نہیں رہنے دی جس کی سب مانیں یا جس کے کہنے پر سب چلیں آریہ سماج میں اس وقت سب بڑے ہیں کوئی اپنے آپ کو چھوٹا نہیں مانتا اور کسی کو بے داغ اور بے عیب چھوڑنے کو کوئی تیار نہیں۔ ان سب کا کارن ہماری ادھیاتمک کمزوری ہے جتنا ہم روحانی طور پر اونچا اٹھیں گے اتنا ہم ادھیکاروں اور عہدوں سے دور بھاگیں گے ہماری روحانی پستی ہی ہماری پھوٹ اور سرپھٹول کا ایک مات کارن ہے لہٰذا جو لوگ آریہ سماج کے دن پھیرنا چاہتے ہیں میں ان سے پرارتھنا کروں گا کہ وہ سب سے پہلا کام یہی کریں۔ کہ جہاں جہاں وہ بیٹھے ہیں وہاں وہ سنگٹھن کا واتاورن پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس سنگٹھن کے لئے آریہ سماج کے آپ بچون پر سختی سے چلنے کی پوری کوشش کریں۔ نام ماتر کے آریہ سماجی جو انتخاب کے دن ہی درشن دیا کرتے ہیں۔ ان سے چھٹی پا کر صرف سچے دھرماتما سوادھیائے شیل آریہ سماجو اکٹھے کریں جو آریہ سماج کے گرنتھوں اور اتہاس کو پڑھ کر آریہ سماج کے مشن اور رشی دیانند کے جیون درشن کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ بغیر ان باتوں کے سنگٹھن نہیں ہو سکتا اور بغیر سنگٹھن کے آریہ سماج کی گاڑی آگے نہیں چل سکتی۔

خط و کتابت
کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر بدر)